# پاک جمہوریت

مئی، جون ۲۰۱۴ء

لاہور

CamScanner

# حرفِ آغاز

ماہنامہ پاک۔جمہوریت آج ایک تناور درخت بن چکا ہے۔دیہی زندگی کی رہنمائی سے لے کراب یہ پورے ملک میں قارئین کی عمومی پسند بن چکا ہے اور یہ سفر ہم نے اپنے قارئین کی بدولت حاصل کیا ہے۔

اس شمارے میں ہم نے حکومتی سرگرمیوں کو عوام تک پہنچانے کے لئے اپنی سی کاوش کی ہے۔ صدر مملکت، وزیر اعظم پاکستان اور ان کی ٹیم ملک میں عوام کی فلاح و بہبود اور بین الاقوامی فورمز پر پاکستان کے بہتر امیج کے لئے جو انتھک محنت کر رہی ہے، اس کا ایک سرسری جائزہ ہر شمارے کے مضامین کے ذریعے لیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ شمارے میں دیگر دلچسپی کے اُمور بھی شامل کئے جاتے ہیں جیسا کہ اس شمارے میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی پر مضمون شامل اشاعت ہے نیز مہر گڑھ کے قدیم آثار پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

قارئین سے التماس ہے کہ وہ حسب روایت ہمیں اپنی تخلیقات ارسال کریں اور اپنی قیمتی رائے سے نوازیں تا کہ آپ کے اپنے جریدے کو اور زیادہ جاذب نظر، دلکش، بھرپور اور معلومات افزاء بنایا جا سکے۔

CamScanner

حکومت پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے محکمہ تعلیم کی طرف سے سکولوں اور لائبریریوں کے لیے منظور شدہ

# پاک جمہوریت لاہور


| جلد | شمارہ نمبر | | رجسٹرڈ نمبر |
|---|---|---|---|
| 55 | 3 | مئی تا جون ۲۰۱۴ء | CPL40 |



نگران اعلیٰ: شیراز لطیف

نگران: ثمینہ وقار

مجلس ادارت: عنبرین گل شاہد، شگفتہ انصاری، شبیہہ عباس، صفدر علی بلوچ، محمد نعیم احمد

انتظام: سید وقاص اندرابی

تزئین: ضوریز اختر، ارتضٰی نقوی


## فہرست


| | |
|---|---|
| حمد باری تعالیٰ | سُرور انبالوی |
| نعت رسول مقبولؐ | ناصر زیدی |
| فلسفہ معراج النبیؐ | سعید احمد |
| مسلم دنیا اور پاکستانی خواب | ارشد ہمایوں |
| باؤ فورم برائے ایشیاء 2014ء سے وزیراعظم کا خطاب | ایم آئی خلیل |
| جوہری کانفرنس، وزیراعظم کا جرأت مندانہ موقف | نصرت مرزا |
| 40 سال بعد بحرین کے کسی سربراہ کا دورہ پاکستان | زاہد خان |
| دورہ بھارت۔ اچھا آغاز | محمد ساجد |
| وزیراعظم محمد نواز شریف کا دورہ بلوچستان | نصیر احمد رند |
| وفاقی دارالحکومت میں موسم بہار کے موقع پر سالانہ ثقافتی میلے کا انعقاد | شگفتہ احمد |
| حکومتی سرگرمیاں | ادارہ |
| پاکستان ڈے کے حوالے سے DEMP کے زیر اہتمام مصوری نمائش کا اہتمام | عمارہ افضل، عبدالخالق |
| رائے عامہ | رؤف طاہر |
| یکم مئی، شکاگو کے شہیدوں کو سلام | منیر احمد خان |
| یوم تکبیر، ایک جرأت مندانہ فیصلہ | محمد کمال |
| موجودہ حکومت اور چینی قیادت | پاشا خان |
| وفاقی بجٹ 15-2014ء | زین علی |
| اوپن یونیورسٹی۔ تعلیمی معجزہ | ادریس بختیار |
| ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی | عبداللطیف ابوشامل |
| دریائے بولان کے کنارے مہرگڑھ کی تہذیب کے آثار | شیخ نوید اسلم |



ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز

قیمت عام شمارہ 10 روپے زر سالانہ 100 روپے

فون: مدیر 042-35941405-8
انتظامیہ 042-35941406

ادارہ مطبوعات پاکستان نے خورشید پرنٹرز اسلام آباد سے چھپوا کر 46۔ ایک بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور سے شائع کیا


CamScanner

## حمد

جو ثبت دل پہ ہیں جلوے دوام تیرے ہیں
سکوں جو دیتے ہیں دل کو دوام تیرے ہیں
گلوں کا رنگ، سحر کی نمود، شب کا سکوت
عجیب جلوے یہ عالی مقام تیرے ہیں
دل و نظر کو سکوں، خرد کو فہم و ذکا
یہ سارے فیض بھی ربِّ انام تیرے ہیں
شکستہ دل کو ملے ہے قرار در سے ترے
سحر کے جلوے بھی بالائے بام تیرے ہیں
جبینیں تیرے ہی در پر سبھی کی جھکتی ہیں
یہ تاج ور بھی جہاں کے غلام تیرے ہیں
ہے مہر و ماہ میں، ذرّوں میں تجھ سے تابانی
سمجھ سے اپنی ہیں بالا جو کام تیرے ہیں

سُرور انبالوی

## نعت

اشکوں کو وہاں اپنے نہ پینا نظر آیا
جس وقت شہرِ مدینہ نظر آیا
اِک بار وہ پھر سایۂ راحت میں بُلا لیں
دُشوار یہاں مرنا و جینا نظر آیا
خالق نے چُنا اوّل و آخر جو ازل سے
خاتم میں وہی مثلِ نگینہ نظر آیا
جس نے بھی لیا اُسوۂ احمدؐ کا سہارا
چڑھتا ہوا وہ زینہ بہ زینہ نظر آیا
جب ڈوبنے والوں نے لیا نام محمدؐ
محفوظ ہمیں اُن کا سفینہ نظر آیا
ناصؔر کو نہ مانو سخن و فکر میں یکتا
ہم کو تو الگ اُس کا قرینہ نظر آیا

ناصؔر زیدی



CamScanner

# فلسفہ معراج النبیؐ

سعید احمد

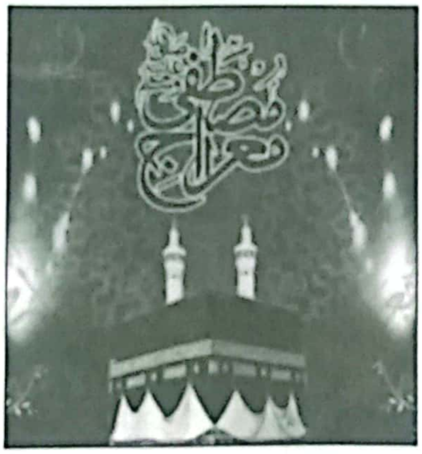

معجزہ معراج النبیؐ تاریخِ ارتقائے نسلِ انسانی کا وہ سنگِ میل ہے جسے قصرِ ایمان کا بنیادی پتھر بنائے بغیر تاریخِ بندگی مکمل نہیں ہوتی اور روح کی تشنگی کا مداوا نہیں ہوتا۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریخِ انسانی کا ایک ایسا حیرت انگیز، انوکھا اور نادر واقعہ ہے جس کی تفصیلات پر عقلِ ناقص آج بھی حیران و ششدر ہے۔ اسے کچھ بجھائی نہیں دیتا کہ سفرِ معراج کیونکر طے ہوا؟ عقل حیرت کی تصویر بن جاتی ہے، مادی فلسفہ کی خوگر، اربعہ عناصر کی بے دام باندی عقلِ ناقص یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ انسانِ کامل حدودِ سماوی کو عبور کر کے آسمان کی بلندیاں طے کرتا ہوا لامکاں کی وسعتوں تک کیسے پرواز کر سکتا ہے اور وہ کچھ دیکھ لیتا ہے جسے دیکھنے کی عام انسانی نظر میں تاب نہیں۔ اس لئے حدود و قیود کے پابند لوگ اس بے مثال سفرِ معراج کے عروج و ارتقاء پر انگشت بہ دنداں ہیں اور اسے من وعن اور مستند انداز سے مذکورہ تفصیلات کے ساتھ بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور ایسے ایسے شبہات وارد کرتے ہیں اور تشکیک کا ایسا غبار اُڑاتے ہیں کہ دلائل سے غیر مسلح ذہن اور عام آدمی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور دیوارِ ایمان متزلزل سی ہونے لگتی ہے۔

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں معجزہ معراج خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ تاریخِ انبیاء کی ورق گردانی کی جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اپنے برگزیدہ رسولوں اور نبیوں کو اللہ ربّ العزت نے اپنے خصوصی معجزات سے نوازا۔ ہر نبی کو اپنے عہد، اپنے زمانے اور اپنے علاقے کے حوالے سے معجزات سے نوازا تا کہ ان کی حقانیت ہر فرد بشر پر آشکار ہو اور وہ ایمان کی دولت سے سرفراز کیا جائے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت چونکہ جادو میں کمال رکھتی تھی، ہزاروں جادوگر دربارِ شاہی سے وابستہ ہوتے، اس لئے خالقِ کائنات نے بھی اپنے نبی کو جادو کے ان کمالات کا توڑ کرنے کے لئے معجزات عطا کئے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں طب کا بڑا چرچا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو بھی زندہ کر دینے کی قدرت سے فیض یاب تھے۔ کوڑھیوں کو تندرست کر دیتے کہ اس زمانے میں طب کا دور دورہ تھا اور انسانی نفسیات کو یہی بات زیادہ متاثر کرتی ہے۔ ہر نبی اپنے وقت کے ہر کمال سے آگے ہوتا ہے۔ امت جس کمال پر فائز ہوتی ہے نبی اس کمال پر بھی حاوی ہوتا ہے۔

اب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشریف لانا تھا۔ بابِ نبوت و رسالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بند ہو رہا تھا۔ ختمِ نبوت کا تاج سرِ اقدس پر سجایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم المرسلین قرار پائے چنانچہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو



CamScanner

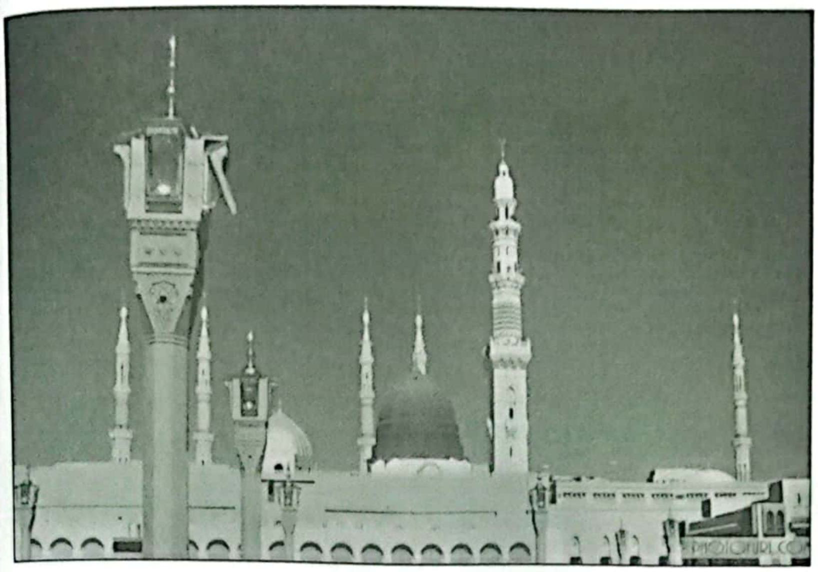

ایسے معجزات سے نوازا گیا جن کا مقابلہ تمام زمانوں کی قومیں مل کر بھی نہ کر سکتی تھیں۔ اللہ ربّ العزت کو معلوم تھا کہ امتِ محمدی چاند پر قدم رکھے گی اور ستاروں پر کمندیں ڈالے گی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکان ولامکاں کی وسعتوں میں سے نکال کر اپنے قرب کی حقیقت عطا فرمائی جس کا گمان بھی عقلِ انسانی میں نہیں آ سکتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باقی تمام معجزات اور دیگر انبیاء و رسل کے تمام معجزات ایک طرف اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ معراج ایک طرف، تمام معجزات مل کر بھی معجزہ معراج کی ہمہ گیریت اور عالمگیریت کو نہیں پہنچ سکتے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی معجزہ ہے جس کی عظمت میں وقت کا سفر طے ہونے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا جائے گا اور نئے نئے کائناتی انکشافات سامنے آ کر معجزہ معراج کی حقانیت کی گواہی دیتے رہیں گے۔ اِرتقاء کے سفر میں اٹھنے والا ہر قدم سفرِ معراج میں نقوشِ کفِ پا کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکہ سے اٹھا اور براق پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا، وہاں سے آسمانوں اور پھر وہاں سے عرشِ معلّیٰ تک گیا حتیٰ کہ مکان ولامکاں کی وسعتیں طے کرتا ہوا مقام قاب وقوسین پر پہنچا اور پھر حسنِ مطلق کا بے نقاب جلوہ دیکھا۔ انبیائے کرام سے ملاقاتیں کیں، جب لوٹا تو گھر کے دروازے کی کنڈی ہل رہی تھی اور غسل و وضو کا پانی حرکت میں تھا۔

سفرِ معراج اپنے تین مراحل میں

1۔ پہلا مرحلہ

سفرِ معراج کا پہلا مرحلہ مسجد الحرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کا ہے۔ یہ زمینی سفر ہے۔ یہ چونکہ انسانی دنیا کا حصہ ہے اور ذہنِ انسانی میں اس کی تفہیم نسبتاً آسانی سے ممکن ہے اس لئے اسے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، حتیٰ کہ سفر کے اَحوال، واقعات اور اس کی حقانیت پر دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔

2۔ دوسرا مرحلہ

سفرِ معراج کا دوسرا مرحلہ مسجدِ اقصیٰ سے لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک ہے۔ یہ کرۂ ارضی سے کہکشاؤں کے اس پار واقع نورانی دنیا تک سفر ہے۔ یہ چونکہ مخلوق کی حدود کے اندر تھا لہٰذا اسے بھی بیان کیا مگر تفصیل سے بیان نہیں کیا کیونکہ یہ پوری طرح ذہنِ انسانی میں آنے والا نہ تھا۔

3۔ تیسرا مرحلہ

سفرِ معراج کا تیسرا مرحلہ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے قاب قوسین اور اس سے بھی آگے تک کا ہے۔ چونکہ یہ سفر محبت اور عظمت کا سفر تھا اور یہ ملاقات محب اور محبوب کی خاص ملاقات تھی لہٰذا اس روداد محبت کو راز میں رکھا گیا۔ سورۃ النجم میں فقط اتنا فرمایا کہ وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو راز اور پیار کی باتیں کرنا چاہیں وہ کر لیں۔

معراج بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے۔ یہ معجزہ براہِ راست اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت، رفعت اور حقیقت کسی بھی فرد بشر کی سمجھ بوجھ، عقل و خرد اور فہم و فراست کی پرواز سے بلند اور بہت ہی بلند ہے حتیٰ کہ کسی کے لئے اس کا تصور بھی ممکن نہیں۔

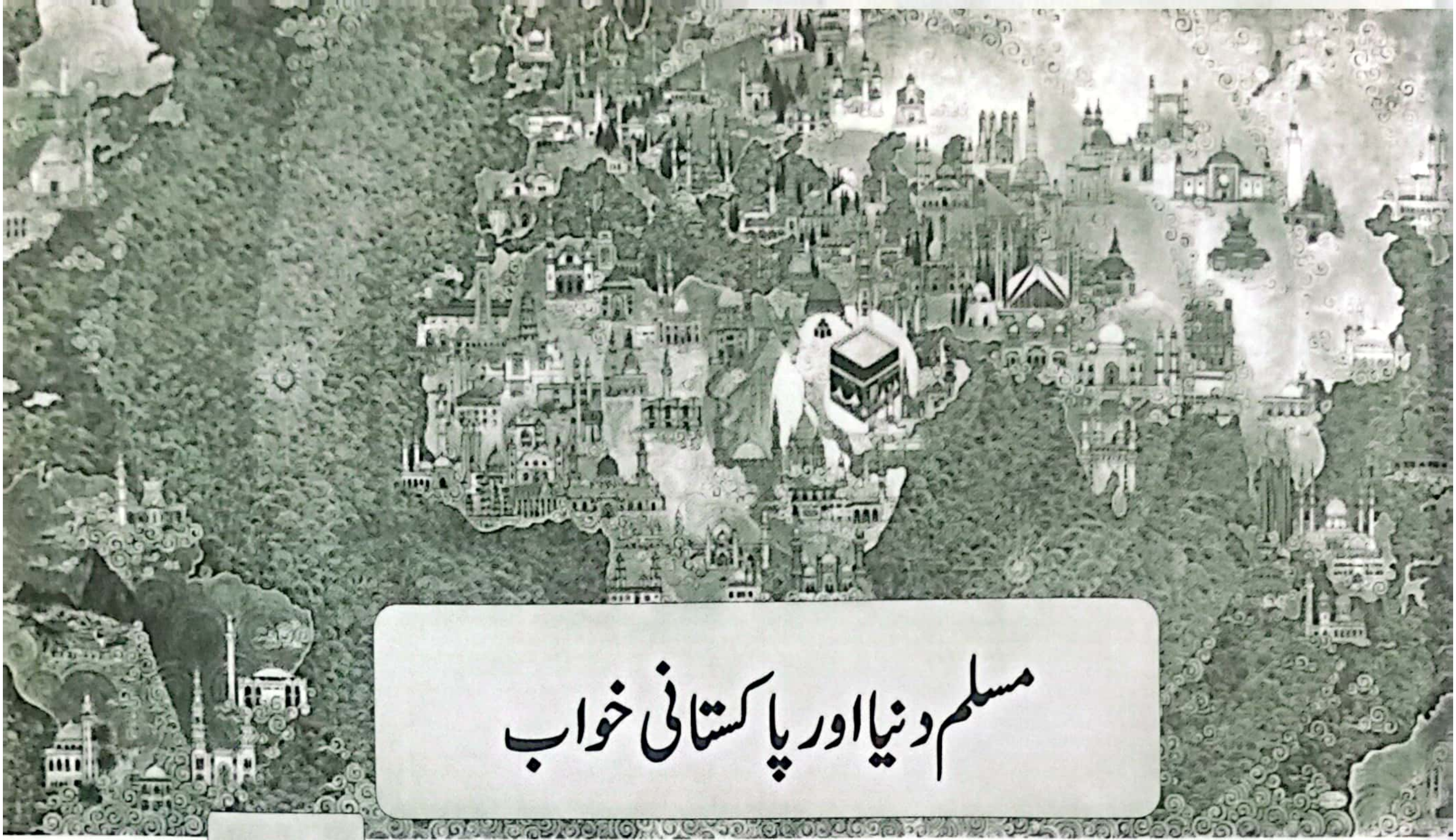

# مسلم دنیااور پاکستانی خواب

ارشد ہمایوں

کابل میں 27 مارچ 2014ء کو منعقد ہونے والی پاکستان' ایران' تاجکستان اور افغانستان کے صدور پر مشتمل چار فریقی کانفرنس نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ افغانستان کا استحکام عالمی امن کیلئے انتہائی ضروری ہے اور یہ عالمی برادری اور پڑوسی ممالک کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس خطے کی ترقی اور امن کیلئے مل جل کر کام کریں۔ کانفرنس کے اختتام پر جاری ہونیوالے مشترکہ اعلامیہ میں امید ظاہر کی گئی کہ افغانستان میں ہونیوالے آئندہ انتخابات سے اس ملک میں مثبت سیاسی تبدیلی آئیگی۔ کانفرنس میں خطے کو دہشت گردی اور شدت پسندی سے درپیش سنگین مسائل پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور ان سے نمٹنے کیلئے منظم اور مشترکہ کوششوں اور افغان مہاجرین کی باعزت اور مستقل بحالی کیلئے ماحول کو سازگار بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ پاکستان کے صدر ممنون حسین نے کانفرنس میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان ایک پرامن اور مستحکم افغانستان کا حامی ہے اور سمجھتا ہے کہ اس مسئلے کا پرامن حل مذاکرات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے اپنے ایرانی ہم منصب حسن روحانی سے اپنی الگ ملاقات میں باور کرایا کہ پاکستان دنیا بھر کے مسلمانوں کو متحد دیکھنے کا خواہاں ہے اور اس مقصد کیلئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے ایرانی اور افغان صدور سے کہا کہ پاکستان اپنے برادر پڑوسی ممالک کیلئے کوئی مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتا اور اسے توقع ہے کہ یہ ممالک بھی پاکستان کیلئے ایسے ہی جذبات رکھتے ہیں۔ کابل کانفرنس میں جنگ زدہ افغانستان کے امن و استحکام کیلئے پڑوسی ممالک نے جس پختہ عزم اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ وہ عالم اسلام میں اتحاد و یکجہتی کیلئے پاکستان کی خارجہ پالیسی کا لازمی جزو ہے۔ مراکش سے انڈونیشیا اور مصر سے وسطی ایشیا کے آخری کونے تک دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں وحدت فکر و عمل شروع ہی سے پاکستان اور اس کے عوام کا خواب رہی ہے۔ پاکستان کے سیاستدانوں، عوام کے مختلف طبقات اور فوج میں سو اختلافات کے باوجود مسلم دنیا کے

حوالے سے ہر پاکستانی یہی خواب دیکھتا رہا ہے۔ روسی مداخلت کے بعد افغانستان کے بارے میں ہماری حکومتوں نے جو بھی لائحہ عمل اختیار کیا اسکے پس منظر میں ایک اسلامی ملک کو مشکلات سے نجات دلانے کی نیت کارفرما تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ ہمیں اس پالیسی

امت مسلمہ کے معاملات میں غیر جانبداری کی جو پالیسی ابتداء میں اپنائی تھی افغانستان کے معاملے میں بھی اس پر کاربند رہا۔ اب جبکہ امریکہ اور اسکے اتحادی افغانستان سے واپسی کیلئے رخت سفر باندھ رہے ہیں تو پاکستان کو افغانستان کے پرامن اور مستحکم

سامنا ہے ان سے بخوبی نکالا جا سکے۔ پاکستان کو اپنا امن عزیز ہے اور دوسروں کو بھی پرامن دیکھنا چاہتا ہے۔ صدر ممنون حسین نے ایرانی و افغان صدور سے ملاقاتوں میں درست کہا کہ ہمیں اس حوالے سے ایک دوسرے

کے خراب نتائج بھی بھگتنا پڑے۔ افغانستان میں کئی سال سے آگ اور خون کا کھیل جاری ہے۔ اسکے نتیجے میں کلاشنکوف، تشدد، قتل و غارت اور لوٹ مار کے کلچر نے جنم لیا جس کے سائے پاکستان پر بھی لہرانے لگے اور ہمیں بے پناہ جانی اور مالی نقصانات اٹھانا پڑے لیکن ہمارا مطمع نظر ہمیشہ پرامن اور مستحکم افغانستان کا احیاء ہی رہا۔ اس دوران افغانستان کے بعض سیاسی گروپوں کو پاکستان سے شکایات بھی پیدا ہوئیں لیکن پاکستان نے

مستقبل کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا پوری طرح احساس ہے۔ وہ عالم اسلام کے وسیع تر اتحاد کی پالیسی کے دائرے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتا ہے اور کابل میں ہونیوالی چار مسلمان ملکوں کے صدور کی کانفرنس میں بھی اس اصول کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ تمام ممالک چاہتے ہیں کہ افغانستان میں پرامن انتقال اقتدار ہو اور غیر ملکی فوجیں وہاں سے نکل جائیں تا کہ اس خطے کو 1980ء کی دہائی سے اب تک جن مصائب و مشکلات کا

کیلئے کوئی مشکل پیدا نہیں کرنی چاہئے اور اگر کوئی تیسرا فریق اس معاملے میں اپنا کام دکھانا چاہے تو ہمیں اس سے چوکنا اور خبردار رہنا چاہئے کیونکہ وہ ہم میں سے کسی کا بھی خیرخواہ نہیں ہے۔ توقع کی جانی چاہئے کہ کابل کانفرنس سے جہاں افغانستان میں قیام امن اور خطے کے استحکام میں مدد ملے گی وہاں اتحاد عالم اسلامی کی کوششوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

# باؤفورم برائے ایشیاء 2014ء سے وزیراعظم کا خطاب

ایم آئی خلیل

10 اپریل 2014ء کو چین میں باؤفورم برائے ایشیاء 2014ء کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے اپنی تقریر میں تحقیق و ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبے میں سرمایہ کاری کو اقتصادی نمو کے لیے ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ترقی پذیر ممالک جو کہ ٹیکنالوجی کے لحاظ سے اکثر پیچھے ہیں، کی اہم شعبوں میں ٹیکنالوجی میں معاونت کی جائے۔

دنیا بھر کے اقتصادی ماہرین اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ اب زیادہ اقتصادی نمو یورپ اور امریکا کے بجائے چین، ہندوستان اور دیگر ایشیائی ملکوں میں ہوگی۔ اس وقت ساری دنیا کی نظریں ایشیاء پر لگی ہوئی ہیں۔ اور ایسے موقع پر فورم کے انعقاد سے دنیا بھر کو یہ جاننے کا موقع مل رہا ہے کہ خود ایشیاء کے ملک اقتصادی نمو کی بابت کیا رویہ اختیار کرنے جا رہے ہیں۔ ادھر ایشیاء کی نظریں چین پر جمی ہوئی ہیں کہ چین اقتصادی ترقی کے میدان میں اپنا لوہا منوا چکا ہے۔ یہ بات بغیر تمہید کے اب بیان کی جا سکتی ہے کہ جب چین نے شاہراہ ریشم کی بحالی کی بات کی ہے، گوادر پورٹ کو بھی ترقی دی جا رہی ہے تو ہم با آسانی کہہ سکتے ہیں کہ دنیا بھر کی نظر ایشیاء پر ہے اور ایشیاء بھر کی نظر چین پر ہے اور چین کی نظریں پاکستان پر جمی ہوئی ہیں۔ اس طرح پاکستان دنیا، ایشیاء اور چین کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ملک بن چکا ہے۔ اس میں قدیم شاہراہ ریشم کی بحالی سے پاکستان کی اہمیت مزید دوچند ہوتی جا رہی ہے۔

سلک روٹ جسے شاہراہ ریشم کہا جاتا ہے بنگال، ہندوستان، چین سے پاکستان اور ایشیاء کے دیگر ملکوں سے پاکستان کے راستے تجارتی سامان وسط ایشیائی ملکوں حتیٰ کہ یورپ تک جا پہنچتا تھا۔ اس شاہراہ کی بحالی سے پاکستان مشرق وسطی، وسطی ایشیاء اور چین کو تجارتی راہداری دینے کے قابل ہوجائے گا۔ شاہراہ ریشم کی بحالی کے حوالے سے کانفرنس سے چین کے وزیراعظم نے بھی خطاب کیا۔ چین اپنی برآمدات میں مزید وسعت لانا چاہتا ہے۔ جلد ہی ایشیاء معیشت کا محور بننے جا رہا ہے۔ اس دوران اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ایشیاء کے ملکوں کے مابین باہمی تجارت کو بھرپور طریقے سے فروغ دیا جائے۔ اگر شاہراہ ریشم بحال ہوجاتا ہے تو چین پاکستان کے راستے اپنا سامان تجارت زمینی راستے

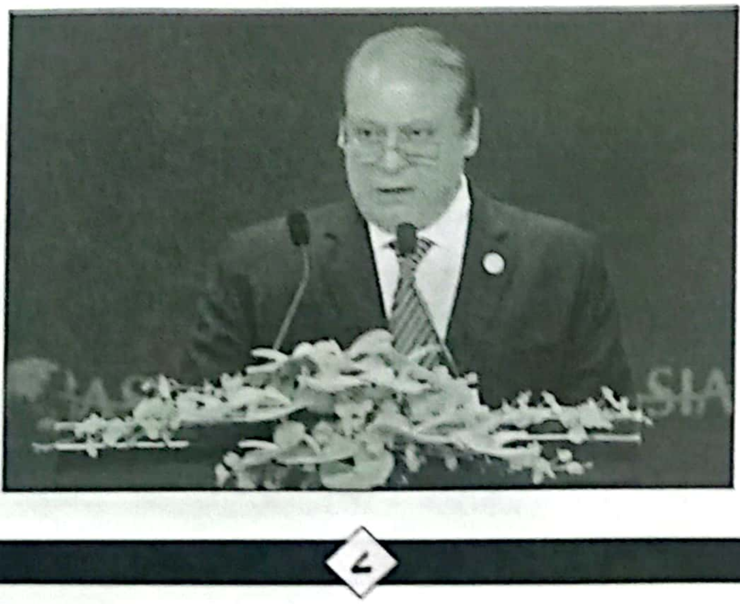

کے ذریعے وسطی ایشیاء اور مشرق وسطیٰ کے علاوہ یورپی ممالک تک پہنچا سکتا ہے۔ دوسری طرف گوادر پورٹ کے ذریعے دنیا بھر کے ساتھ بحری راستے کے ذریعے اس کے تجارتی روابط مضبوط ہوں گے۔

پاکستان خود اس وقت دنیا کی چھٹی بڑی آبادی والا ملک ہے۔ ماہرین آبادیات کے مطابق 2050ء سے قبل پاکستان دنیا کی چوتھی بڑی آبادی والا ملک بن جائے گا۔ اس صورت حال میں پاکستان کو اپنی اقتصادی اہمیت سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ چین کے سرمایہ کاروں نے توانائی بحران کے حل کے لیے پاکستان میں سرمایہ کاری کا آغاز کر دیا ہے۔ چین کے سرمایہ کاروں کی جانب سے پاکستان میں 35 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا گیا یعنی چین نے پاکستان میں سرمایہ کاری سے متعلق بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

موجودہ حکومت نے اپنے قیام سے قبل بھی اپنی ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے توانائی کو اولین ترجیح دی تھی اس کے ساتھ امن و امان سے متعلق مسائل کا حل بھی نئی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت کی آمد کے چند ماہ میں ہی عالمی مالیاتی اداروں کی جانب سے بھی اعلان کیا گیا کہ پاکستان کی اقتصادی نمو میں بہتری کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں۔ دیگر معاشی انڈیکیٹرز بھی بہتری کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کو ملنے والے ڈیڑھ ارب ڈالر اور آئی ایم ایف سے قرض کی قسط کے علاوہ ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک کی جانب سے قرضوں کے اعلان کے ساتھ ہی معیشت میں بہتری کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں

جس کے باعث عالمی مالیاتی منڈی میں پاکستان پر اظہار و اعتماد کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے بانڈز کے اجرا کو پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

پہلے پاکستان 50 کروڑ ڈالرز کے بانڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن زیادہ پیشکش موصول ہونے کے بعد اب دو ارب ڈالرز کے بانڈز پیش کئے جائیں گے۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ پاکستان نے بانڈز کی شرح سود بڑھادی ہے جس کے باعث عالمی سرمایہ کاروں نے زیادہ دلچسپی دکھائی ہے۔ کیونکہ اسی وقت سری لنکا نے عالمی مالیاتی منڈی میں 50 کروڑ ڈالر کے برابر بانڈز پیش کئے جس پر شرح سود سوا پانچ فی صد تھی۔ جب کہ پاکستان نے تقریباً پونے سات فیصد پر یورو بانڈ جاری کئے ہیں۔ پاکستان نے دو ارب ڈالرز کے یورو بانڈز کے اجرا کیا تو اس میں 59 فیصد امریکی اور 19 فیصد برطانوی نے سرمایہ کاروں بانڈز حاصل کئے۔ اس طرح سے عالمی سرمایہ کاروں کی جانب سے پاکستان پر اعتماد کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان حالات کی روشنی میں یہ کہ پاکستان آنے والے سالوں میں توقع ہے ترقی کرے گا۔

# جوہری کانفرنس، وزیراعظم کا جرأت مندانہ موقف

نصرت مرزا

تیسری ایٹمی تحفظاتی سربراہی کانفرنس24اور25مارچ 2014ء کو ہیگ ہالینڈ میں ہوئی، پاکستان کو اس کانفرنس میں سابقہ کانفرنس کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت دی گئی اور پاکستان کے وزیراعظم کو 53 ممالک کی کانفرنس میں اس طرح اسٹیج پر بٹھایا گیا کہ اوباما ان کے دائیں اور جرمنی کی چانسلر مرکل اُن کے بائیں جانب اور ساتھ جاپان کے سربراہ بیٹھے ہوئے تھے۔

سربراہی کانفرنس کا سلسلہ 2010ء میں شروع ہوا تھا، پہلی کانفرنس واشنگٹن میں 2010ء جبکہ دوسری کانفرنس 2012ء میں سیول جنوبی کوریا میں منعقد ہوئی تھی، ان کانفرنسوں کا مقصد ہے کہ ایٹمی مواد یا جوہری توانائی کی ٹیکنالوجی کو دہشت گردوں کی دسترس میں جانے سے روکا جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ یہ ٹیکنالوجی حاصل کر کے سیب جتنا بڑا ایٹم بم نہ بنالیں جو بہت تباہی پھیلائے گا یا وہ ڈرٹی بم بناسکتے ہیں جس سے اگرچہ کم درجے کی تباہی ہوگی مگر بہرحال یہ دنیا کیلئے خطرناک ہوگا کہ یہ ہتھیار غیر ذمہ دار افراد کے ہتھے چڑھ جائیں۔ اب چوتھی کانفرنس 2016ء شکاگو میں ہوگی۔

اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر اوباما نے کہا کہ 2010ء سے اب تک چار سالوں میں اس سلسلے میں کافی پیشرفت ہوئی ہے مگر ابھی بھی دنیا کو کئی چیلنجوں کا سامنا ہے تاہم دہشت گردوں تک اس ٹیکنالوجی کی رسائی یا ایٹمی مواد تک نہ پہنچنے دینے کیلئے دنیا کے ممالک میں اتفاق رائے بڑھا ہے۔ انہوں نے یہ اپیل کی کہ ریاستوں کو چاہئے کہ وہ اپنا ایٹمی اسٹاک گھٹائیں اور یورینیم کی کم درجے کی افزودگی کو یقینی بنائیں۔ یاد رہے کہ پچھلے کئی برسوں سے امریکہ پاکستان پر زور دیتا رہا کہ پاکستان دنیا سے ایٹمی مواد نہ بنانے کا معاہدہ کرے، پاکستان کا یہ کہنا ہے کہ اُس کے پاس ایٹمی افزودہ مواد دنیا میں سوائے کوریا کے سب سے کم ہے اس لئے وہ ممالک جو ٹنوں کے حساب سے ایٹمی مواد رکھتے ہیں اسے گھٹائیں۔ پاکستان اس مقام پر اگر پہنچ جاتا ہے کہ اُس کے پاس اتنی مقدار ہو جائے جو بڑے ایٹمی ممالک کے پاس ہے تو وہ ایسا معاہدہ کرنے کیلئے دستیاب ہے ورنہ نہیں۔ چنانچہ پچھلے کوئی 15 سالوں سے مذاکرات جنیوا میں ہو رہے ہیں اگرچہ دس سال تک معطل رہے اور ہر دفعہ پاکستان کے علاوہ فرانس اور بھارت کی خواہش بھی یہی ہوتی ہے کہ ایٹمی افزودہ میزائل کی پیداوار روکے جانے کے اصول کو اس وقت تک نہ مانیں جب تک وہ ممالک جو ایٹمی افزودہ میزائل ایک بڑی مقدار میں رکھتے ہیں، مقدار گھٹا کر اس سطح پر لے آئیں کہ جس پر کم مقدار رکھنے والے ممالک متفق یا مطمئن ہو جائیں۔

اس موقع پر پاکستان کے وزیراعظم محمد نواز شریف نے انتہائی اہم تقریر کی کہ پاکستان ہر زاویہ سے اس کا اہل ہے کہ ایٹمی سپلائی گروپ کی ممبر شپ اُس کو دے دی جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ ایٹمی مواد کے تحفظ کیلئے ہمہ وقت مستعد اور متحرک رہنا چاہئے انہوں نے کہا کہ ایٹمی مواد کے تحفظ سے کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی یہ ہر جوہری ملک کی قومی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے تحفظ کے



CS CamScanner

انتظامات کو قوی سے قوی تر کرے۔انہوں نے کہا کہ آئندہ آنے والے برسوں میں ہر ایک ملک اس سلسلے میں سیاسی عزم کا اظہار کرے گا اور جوہری تحفظ کے مقصد کو آگے بڑھائے گا، انہوں نے ایک اچھی تجویز دیتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں فیصلہ کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ہمیں خفیہ اوراعلان شدہ معاملات میں توازن قائم کرنا چاہئے۔حالت خوف میں الارم بجانا، لاپروائی سے اجتناب کرنا چاہئے۔ایٹمی تحفظ سربراہوں کے ریڈار سے گم نہیں ہونا چاہئے۔

وزیراعظم نے کہا کہ امریکہ جہاں ایسی کانفرنس کر کے کئی ایک ممالک کو ہدف بناتا ہے یا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ امن کا داعی ہے مگر پچھلے چودہ برسوں سے اس نے پاکستان کو دباؤ میں رکھا کہ وہ ایٹمی مواد کی پیداوار بند کردے۔ ایٹمی عدم پھیلاؤ پالیسی کو خود اس نے بھارت کے ساتھ معاہدہ کر کے توڑا۔اُسے ایٹمی سپلائی گروپ کا ممبر بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔اس امتیازی سلوک پر پاکستان سراپا احتجاج رہا ہے اور یہ مطالبہ کرتا رہا ہے کہ وہ بھی ایٹمی ملک ہے اوراُس کے ساتھ دنیا اس طرح کا سلوک کرے جو ایٹمی ممالک کے ساتھ ہوتا ہے، اس طرح کا تعاون کرے جس طرح ایٹمی ممالک ایک دوسرے سے کر رہے ہیں۔ پاکستان کو اس سے دور رکھنا نہ ہی مناسب ہے اور نہ عالمی مفاد میں کہ ایسا کرنے سے ایسا دہرا نظام وضع ہوسکتا ہے جو خود کے قائم کردہ نظام کو چیلنج کرنے لگے۔میں نے خود امریکہ اور مغربی ممالک کے رویہ کو دیکھتے ہوئے 1998ء میں ایشیائی ایٹمی کلب کا نظریہ پیش کیا تھا کہ ایشیاء کے ممالک اپنا ایٹمی کلب بنا ڈالیں، وہ پاکستان انڈیا اور چین پر مشتمل ہو،اس بات کو سمجھتے ہوئے امریکہ نے ایشیاء کے ایک ملک بھارت سے سول جوہری معاہدہ کر کے پاکستان کو تنہا کردیا، پاکستان سے یہ غلطی ہوئی کہ اس نے بھارت کے ایٹمی سپلائی گروپ میں داخلہ کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالی تاہم اس کانفرنس میں وزیر اعظم پاکستان نے مزید ملکوں کو شامل کرنے کی تجویز دی تاکہ اس منصوبہ کی ملکیت کی ذمہ داری زیادہ ملک اپنے کندھوں پر اٹھائیں۔پاکستان کے وزیراعظم نے آئی،اے،ای،اے کی ممبر شپ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسا نہیں لگنا چاہئے کہ دو متوازن نظام روبہ عمل ہیں اور اس تصور کو تقویت نہیں ملنا چاہئے کہ جوہری تحفظ سربراہی کانفرنس کوئی نظام وضع کرنے کی کوشش کررہی ہے یا کوئی نیا معاہدہ کرنے کی جستجو میں ہے،اس طرح وزیراعظم نے پاکستان پر ایف، ایم،سی،ٹی کا معاہدہ کرنے کے سلسلے کو بند کرنے کا عندیہ دیا۔انہوں نے تمام جوہری اداروں کو جن میں آئی،اے،ای،اے اور اقوام متحدہ کا جوہری دہشت گردی کے سدباب کا ادارہ ہے کو یکجا ہو کر کام کرنے کا مشورہ دیا، اس طرح انہوں نے بات دوسرے تناظر میں کہی مگر مقصد یہ تھا کہ پاکستان پر کسی طرح کا دباؤ نہ ڈالا جائے،اس کانفرنس میں وزیراعظم پاکستان کی تقریر ایک ذمہ دار جوہری ملک کے پر اعتماد سربراہ کی تقریر تھی اور ایسے ملک کے وزیراعظم کی تقریر تھی جس کا جوہری مواد کے تحفظ کے سلسلے میں شاندار ریکارڈ ہے اور وہ جوہری تحفظ کے معاملے میں دوسرے ملکوں سے کہیں زیادہ تجربہ رکھتا ہے اسی لئے پاکستان نے جوہری تحفظ کے سلسلے میں دوسرے ممالک کو تعاون کرنے کی پیشکش کی۔

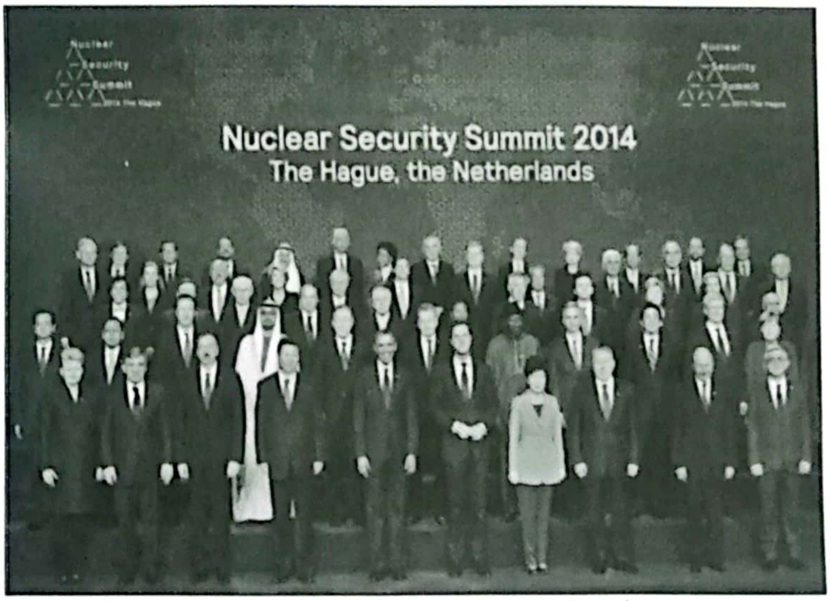

# 40 سال بعد بحرین کے کسی سربراہ کا دورہ پاکستان

زاہد خان

بحرین کے فرمانروا حماد بن عیسیٰ الخلیفہ تین روزہ دورے 18-20 مارچ 2014ء پر پاکستان تشریف لائے، وزیراعظم محمد نواز شریف نے نور خان ایئر بیس پر ان کا وفاقی کابینہ کے ہمراہ پرتپاک استقبال کیا۔اس موقع پر پرویز رشید، خواجہ آصف، اسحاق ڈار، احسن اقبال، زاہد حامد، خرم دستگیر، ریاض پیرزادہ، رانا تنویر حسین، برجیس طاہر، سرتاج عزیز، طارق فاطمی، وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف اور تینوں مسلح افواج کے سربراہان بھی موجود تھے۔ شاہ بحرین کی آمد کے موقع پر بچوں نے انہیں گلدستے بھی پیش کیے۔ مسلح افواج کے چاق وچوبند دستوں نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا اس موقع پر دونوں ممالک کے قومی ترانے بھی بجائے گئے۔ وزیراعظم نے شاہ بحرین سے کابینہ کے ارکان کا تعارف بھی کرایا۔ واضح رہے بحرین کے کسی سربراہ کا 40 سال بعد پاکستان کا یہ پہلا سرکاری دورہ تھا۔ شاہ بحرین وزیراعظم محمد نواز شریف کی خصوصی دعوت پر پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ صدر ممنون حسین نے ایوان صدر میں بحرین کے صدر حماد بن عیسیٰ کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا۔ پاکستان اور بحرین نے توانائی کے شعبہ میں تعاون کو فروغ دینے پر اتفاق کرتے ہوئے تعاون کے 6 معاہدوں کی یادداشتوں پر دستخط کیے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف نے پاکستان اور بحرین کے درمیان دوطرفہ تجارتی تعلقات کے فروغ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بحرینی سرمایہ کار پاکستان میں دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھا کر بہترین منافع حاصل کر سکتے



CamScanner

ہیں، پاکستان بحرینی سرمایہ کاروں کا توانائی، ڈاؤن سٹریم آئل انڈسٹری، معدنیات، بنیادی ڈھانچے، بینکاری اور مالیاتی شعبوں میں میگا پروجیکٹس میں سرمایہ کاری کا خیرمقدم کریگا، بحرین پاکستان اور خلیج تعاون کونسل کے درمیان آزادانہ تجارت کے معاہدے کی تکمیل میں تعاون کرے جبکہ بحرین کے شاہ شیخ حمد بن عیسیٰ الخلیفہ کے دورہ پاکستان کے دوران دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ وزارتی کمیشن کے قیام، سرمایہ کاری کے تحفظ اور فروغ، فضائی سروس اور پانی و بجلی کے شعبوں سمیت چھ معاہدے طے پاگئے، وزیراعظم سے بحرین کے شاہ نے وزیراعظم ہاؤس میں ملاقات کی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وزیراعظم نے دو طرفہ تجارت بڑھانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہماری خواہش ہے بحرین پاکستان سے اعلیٰ معیار کے باسمتی چاول، حلال گوشت کی مصنوعات، پولٹری، ٹیکسٹائل، کھیلوں کے سامان، آلات جراحی، قالینوں، ماربل، لکڑی کی درآمدات بڑھائے۔ انہوں نے مشترکہ کمیشن کے باقاعدہ اجلاسوں کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا اس سے دو طرفہ اقتصادی و تجارتی تعاون کا جائزہ لینے کیلئے اچھا پلیٹ فارم میسر آتا ہے۔ قبل ازیں دونوں ممالک کے درمیان وزیراعظم ہاؤس میں چھ دستاویزات پر دستخط کیے گئے جن میں دو طرفہ تعاون کیلئے مشترکہ وزارتی کمیشن کا قیام اور سرمایہ کاری کے تحفظ اور فروغ کا معاہدہ شامل جن پر دونوں ممالک کے وزرائے خزانہ نے دستخط کیے۔ اس کے علاوہ فوڈ سیکیورٹی میں تعاون کی دستاویز پر پاکستان کی وزیر فوڈ سیکیورٹی اور بحرین کے وزیر خارجہ کی طرف سے دستخط کیے گئے اسی طرح فضائی سروسز کے معاہدے پر پاکستان کے وزیر منصوبہ بندی اور بحرین کے وزیر ٹرانسپورٹ جبکہ وزرائے داخلہ کے درمیان تعاون کے معاہدے پر دونوں ممالک کے وزرائے داخلہ نے دستخط کیے۔ بجلی اور پانی کے شعبوں میں تعاون کے معاہدے پر بھی دستخط کیے گئے پاکستان کے وزیر پانی و بجلی اور بحرین کے وزیر مملکت برائے بجلی و آبی امور نے دستخط کیے۔ وزیراعظم نے بحرین کے شاہ اور انکے وفد کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

بحرین کے بادشاہ حماد بن عیسیٰ الخلیفہ کے تین روزہ دورے کے اختتام پر بحرین کے وزیر خارجہ شیخ خالد بن احمد بن محمد الخلیفہ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم پاکستان کی جانب اس امید سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ امن اور اعتدال پسندی کے فروغ کے لیے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے گا۔''

دورے کے اختتام پر جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ دونوں فریق علاقائی اور بین الاقوامی نوعیت کے مسائل میں باہمی دلچسپی کے امور پر اپنے نکتہ نظر کا تبادلہ کریں گے اور علاقائی اور بین الاقوامی تمام مسائل کے لیے بات چیت کے ذریعے پُرامن حل کی اہمیت پر زور دیا گیا۔

مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک دوطرفہ دفاعی اور سیکیورٹی تعاون کو مزید بڑھانے پر رضامند ہیں اور اس کے لیے سالانہ سیکیورٹی مذاکرات شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ معلومات، انٹیلی جنس اور تجزیوں کے تبادلے کو مضبوط بنایا جائے گا۔

رپورٹ کے مطابق بحرین نے پاکستان سے دفاعی سامان کی خریداری میں دلچسپی ظاہر کی ہے اور فوجی تربیت کے حوالے سے مدد حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔



CamScanner

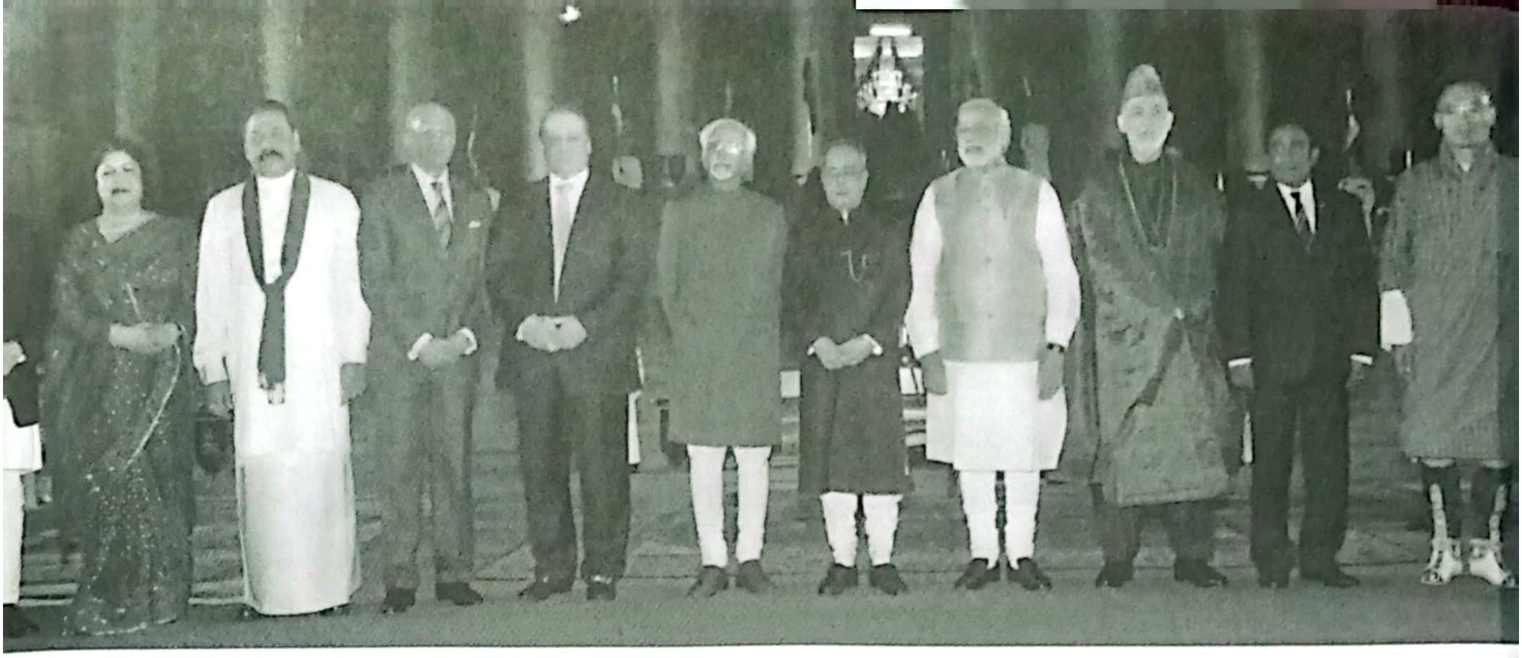

# دورۂ بھارت۔ اچھا آغاز

محمد ساجد

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف خیرسگالی کے بھرپور جذبے کا مظاہرہ کرتے ہوئے 26 مئی 2014ء کو بھارت کے دورے پرنئی دہلی پہنچے جہاں ان کا گرم جوشی سے خیرمقدم کیا گیا۔ انہوں نے نومنتخب بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کی اور برصغیر میں پائیدار امن اور پاک بھارت تعلقات کا نیا باب رقم کرنے کی مخلصانہ خواہش کا عملی اظہار کیا۔ نئی دہلی روانہ ہونے سے قبل لاہور میں وزیراعلیٰ پنجاب سے ملاقات کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے میاں محمد نواز شریف نے کہا کہ پاکستان تمام پڑوسی ملکوں سے اچھے تعلقات کا خواہش مند ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئے بھارتی وزیراعظم کی حلف برداری میں ان کی شرکت دونوں ملکوں کے درمیان تنازعات حل کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ تقریب میں شرکت کے لئے انہیں نریندر مودی اور ان کی بھارتیہ جنتا پارٹی نے دعوت دی تھی۔ قومی اور بین الاقوامی حلقوں میں وزیراعظم کی طرف سے دعوت قبول کرنے کے فیصلے کو بے حد سراہا گیا ہے۔

پاکستان کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کے درمیان تاریخی حیدر آباد ہاؤس میں 45 منٹ تک خوشگوار ماحول میں ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد وزیراعظم میاں محمد نواز شریف راشٹر پتی بھون میں صدر پرناب مکھرجی سے ملنے گئے، پھر انہوں نے سابق وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی سے بھی ملاقات کی، موخرالذکر دونوں ملاقاتوں کو تو رسمی کہا جا سکتا ہے اصل ملاقات بھارتی وزیراعظم سے تھی، جنہوں نے اپنی حلف برداری کی تقریب میں پاکستان سمیت تمام سارک سربراہوں کو شرکت کی دعوت دی تھی۔ بنگلہ دیش کی وزیراعظم حسینہ واجد کے سوا تمام سربراہانِ حکومت اس تقریب میں شریک ہوئے، وہ جاپان کے دورے پر تھیں اس لئے بنگلہ دیش کی نمائندگی پارلیمنٹ کی سپیکر نے کی، بنیادی طور پر نواز شریف کے دورے کا مقصد تقریب میں شرکت کرنا ہی تھا تاہم دونوں رہنماؤں کی الگ سے ملاقات بھی اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے۔

نئے بھارتی وزیراعظم نریندر مودی سے وزیراعظم محمد نواز شریف کی تقریباً پون گھنٹے کی ملاقات ایک طویل وقفے کے بعد دونوں ملکوں میں اعلیٰ ترین سطح پر براہ راست رابطوں کی بحالی کی سمت میں پہلا بڑا قدم ہے۔ ملاقات میں ہونے والی بات چیت کو اگر وزیراعظم محمد نواز شریف کی اس گفتگو کے تناظر میں دیکھا جائے جو انہوں نے دہلی پہنچنے پر بھارتی میڈیا سے کی تھی تو اس کی اہمیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ انہوں نے ایک بات یہ کہی تھی کہ انہیں نریندر مودی کے متعلق کوئی خدشات نہیں اور وہ نئے بھارتی وزیراعظم کے ساتھ تعلقات وہیں سے شروع کریں گے

جہاں سابق وزیر اعظم واجپائی کے ساتھ 1999ء میں چھوڑے تھے۔ انہوں نے یہ بات بھی واضح کی کہ دونوں حکومتوں کو جو بھاری مینڈیٹ ملا ہے وہ باہمی تعلقات میں نئے دور کے آغاز کا نقیب اور جموں وکشمیر سمیت تمام تصفیہ طلب مسائل کے حل میں سودمند ثابت ہوگا۔ اس حوالے سے انہوں نے دونوں ملکوں میں عدم اعتماد خوف اور بدظنی کے خاتمے پر بھی زور دیا۔ درحقیقت نریندر مودی کی حلف برداری کی تقریب میں میاں محمد نواز شریف کو شرکت کی دعوت، وزیراعظم کا اسے قبول کر لینا اور پھر نئی دہلی میں نئے بھارتی وزیراعظم سے ان کی بات چیت دونوں ملکوں کے تعلقات میں ایک نیا موڑ ہے۔ بظاہر یہ ایک رسمی دعوت تھی جو سارک ممالک کے دوسرے سربراہوں کو بھی دی گئی تھی مگر پاک بھارت تعلقات کے تناظر میں اس کی ایک خاص اہمیت ہے۔ ماضی میں یہ دونوں ممالک آپس میں چار بڑی جنگیں لڑ چکے ہیں۔ یہ جنگیں جموں وکشمیر کے پہاڑوں کے علاوہ پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے جنگلوں میدانوں اور صحراؤں میں بھی لڑی گئیں۔ اس وقت دونوں ملکوں کی فوجیں اپنے اپنے محاذوں پر چوکس کھڑی ہیں۔ حالانکہ جو وسائل جنگوں اور باہمی چپقلش پر ضائع ہو رہے ہیں وہ خطے کے ڈیڑھ ارب عوام کی خوشحالی اور ترقی پر صرف کئے جانے چاہئیں۔ مگر اس مقصد کیلئے دونوں ملکوں کو پرامن بقائے باہمی کے اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے جموں وکشمیر سمیت تمام مسائل بات چیت کے ذریعے پرامن طور پر حل کرنے چاہئیں۔ بھارت پاکستان سے کئی گنا بڑا ملک ہے اور طاقتور بھی ہے مگر پاکستان بھی ایک ایٹمی طاقت ہے اور اس کے 18 کروڑ محب وطن عوام اور قوت ایمانی سے سرشار مسلح افواج اس کے دفاع کی ضمانت ہیں۔ بھارت اسے طاقت کے بل پر جھکا نہیں سکتا۔ نئی دہلی کے دورے کی لچا نک دعوت کو قبول کرنا وزیراعظم نواز شریف کیلئے اتنا آسان نہیں تھا مگر انہوں نے تمام تحفظات کے باوجود اسے قبول کر لیا ورنہ سارک ممالک میں پاکستان کے الگ تھلگ رہ جانے کا خدشہ تھا۔ بھارتی وزیراعظم سے ان کی بات چیت کے نتیجہ خیز ہونے کی زیادہ توقع نہیں کی جا سکتی البتہ اتنا ضرور ہے کہ دونوں رہنماؤں کو قریب سے ایک دوسرے کو دیکھنے، سمجھنے اور ایک دوسرے کے نقطہ نظر سے آگاہ ہونے کا جو موقع ملا اس سے مستقبل میں دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد سازی میں مدد ملے گی اور شکوک وشبہات دور ہوں گے۔

پاکستان اس وقت توانائی سمیت مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کا متمنی ہے۔ بھارتی سرمایہ کاران مواقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پاکستان اور بھارت میں استحکام آجائے تو افغانستان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اتفاق سے پاکستان اور بھارت میں انتخابات کے نتیجے میں نئی حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔ افغانستان میں بھی اگلے ماہ نئی قیادت زمام کار سنبھالنے والی ہے۔ نئی حکومتیں خصوصاً نئی بھارتی حکومت اس وقت اس پوزیشن میں ہے کہ خطے کے امن واستحکام کیلئے بڑے فیصلے کر سکے۔ تینوں ممالک آپس میں تعاون کا تہیہ کر لیں تو پورے خطے اور اس کے عوام کی قسمت بدل سکتی ہے۔ قدرت نے تینوں ملکوں کی قیادتوں کو اس کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تینوں ممالک تصادم کی بجائے تعاون کی پالیسی اختیار کریں۔ پاکستان کی پالیسی اس حوالے سے ہمیشہ مثبت رہی ہے اور وہ دوسرے ہمسایہ ممالک خصوصاً بھارت سے بھی ایسی ہی پالیسی کی توقع رکھتا ہے۔

# وزیراعظم محمد نواز شریف کا دورہ بلوچستان

نصیر احمد رند

پاکستان کی آزادی کو ۶۶ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اس عرصے میں پاکستان کی باگ ڈور مختلف ادوار میں مختلف حکمرانوں کے پاس رہی۔ پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ بلوچستان ہمیشہ پسماندگی کا شکار رہا۔ اگرچہ اس صوبے کی آبادی باقی صوبوں سے بہت کم ہے لیکن رقبے کے لحاظ سے بڑا صوبہ گردانا جاتا ہے۔ اپریل میں وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف نے بلوچستان کا دورہ کیا اور اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ گوادر کو دوبئی، سنگاپور جیسی فری پورٹ کا درجہ دیا جائے گا۔ اور بندرگاہ کو مزید گہرا کرنے کے لئے ۱۰۶ ارب روپے دینے کی بھی ہدایت جاری کر دی۔ انہوں نے منصوبہ بندی کمیشن کو اس مقصد کے لئے بین الاقوامی کنسلٹنٹس کی خدمات حاصل کرنے کے حوالے سے ذمہ داری سونپ دی۔ وزیراعظم کو بلوچستان میں جاری ترقیاتی منصوبوں بالخصوص گوادر منصوبے پر پیش رفت کے بارے میں مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا گیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ اور چیف آف آرمی اسٹاف بھی اس موقع پر موجود تھے۔ اس موقع پر وزیراعظم محمد نواز شریف نے عندیہ دیا کہ اُن کی حکومت گوادر کی ترقی کے لئے وسیع منصوبہ رکھتی ہے۔ جس کے تحت پورٹ سٹی، جدید بین الاقوامی ہوائی اڈہ کے علاوہ مقامی لوگوں کی بہبود وترقی اور مفادات کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ گوادر کے فری پورٹ بننے سے بلوچستان کی تقدیر بدل جائے گی اور ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کے بہترین مواقع فراہم ہو جائیں گے۔ وزیراعظم نے وفاقی کابینہ کا اجلاس بلوچستان میں منعقد کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ پاک چین راہداری منصوبے کے تحت بلوچستان میں کام جاری وساری رکھنے کے لئے ایک سو ساٹھ ارب روپے پہلے ہی جاری ہو چکے ہیں۔ وزیراعظم نے گوادر سے ڈیرہ مراد جمالی کا بھی دورہ کیا۔ سابق وزیراعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی نے اُن کا پُرجوش استقبال کیا۔ انہوں نے بلوچستان میں اُوچ پاور پلانٹ کا افتتاح کیا۔ جس سے بلوچستان میں بجلی کی فراہمی کے لئے اس منصوبے سے ۹۹۰ میگاواٹ بجلی حاصل کی



CamScanner

جاسکے گی۔ اس موقع پر وزیراعظم نے آغاز حقوق بلوچستان پیکج پر عمل درآمد کی مکمل رپورٹ بھی مانگ لی اس پیکج کا مقصد صوبہ بلوچستان کے بےروزگار نوجوانوں کو روزگار حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ وزیراعظم پاکستان نے وفاقی وزیر پٹرولیم شاہد خاقان عباسی کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کروائی کہ آئندہ تین سالوں میں بلوچستان کے گھر گھر میں سوئی گیس کی سہولت پہنچائی جائے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ بلوچستان کے ۳۰ اضلاع اور ۶ ڈویژن میں سوئی گیس کی سہولت اس سے بیشتر کئی علاقوں میں میسر نہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ موجودہ حکومت بلوچستان میں ترقی چاہتی ہے اور بلوچستان میں احساس محرومی ختم کرنا چاہتی ہے۔

وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف نے اس بات کی بھی نشان دہی کی کہ بلوچستان کا صوبہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے اور ان وسائل کو قومی دھارے میں لانے کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے لئے بلوچستان کی ترقی بہت ضروری ہے۔ وزیراعظم نے اس موقع پر سبی اور نصیر آباد ڈویژن کے لئے ایک علیحدہ ٹرانسمیشن لائن کا بھی اعلان کیا۔ وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف کا بلوچستان کا یہ ساتواں دورہ ہے اور ہر دورے میں انہوں نے ہر موقع پر بلوچستان کی ترقی میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

انہوں نے کہا کہ وہ بلوچستان کو ایک ترقی یافتہ صوبہ بنائیں گے اور اس کا درجہ باقی صوبوں کے برابر لایا جائے گا۔ وزیراعظم نے اس بات کی بھی یقین دہانی کرائی کہ صوبہ بلوچستان میں ترقی کی رفتار کو مزید تیز کر دیا جائے گا اور بلوچستان کے عوام اس ترقی سے خوشحالی حاصل کریں گے اور بے روزگار نوجوانوں کو مزید روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ انہوں نے اس موقع پر بلوچستان کے وزیراعلیٰ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صوبے کی ترقی میں سنگِ میل ثابت ہوں گے۔

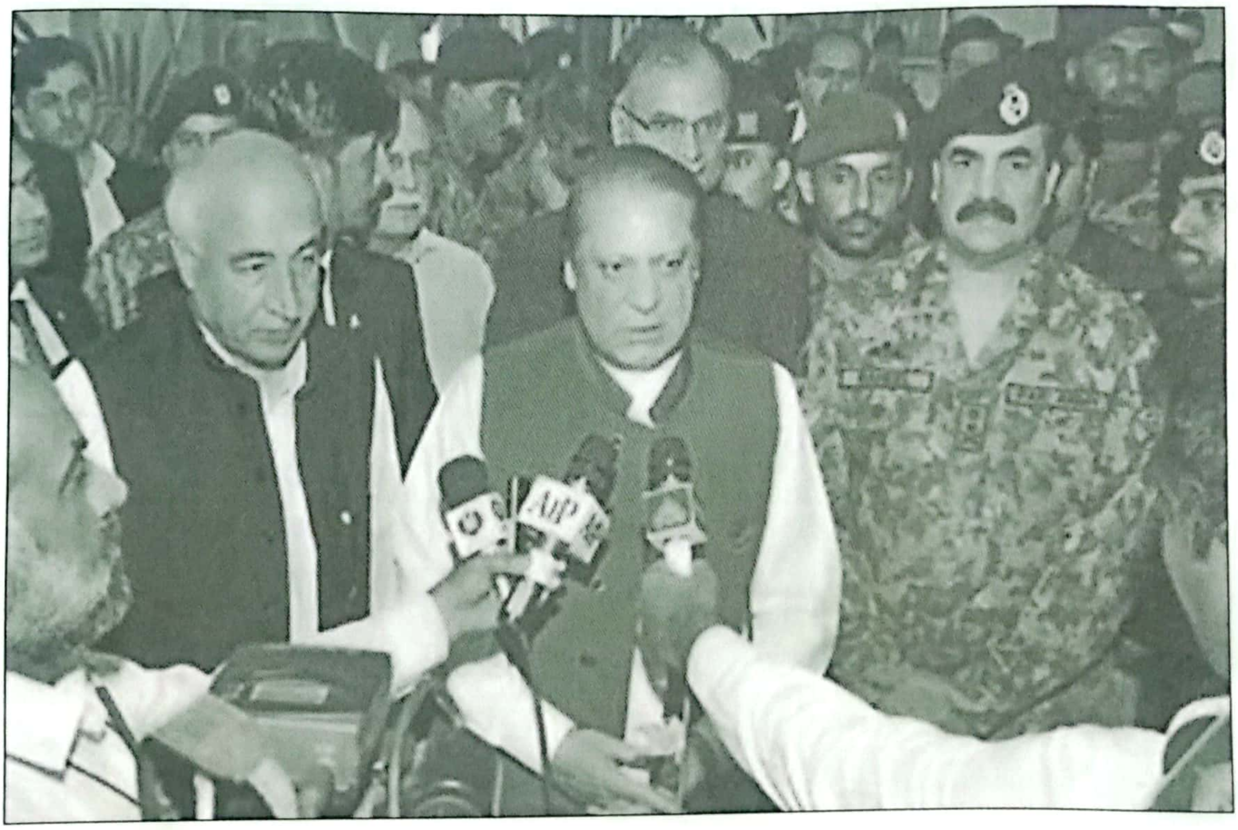

# وفاقی دارالحکومت میں موسمِ بہار کے موقع پر سالانہ ثقافتی میلے کا انعقاد

شگفتہ احمد

وزارت اطلاعات نشریات وقومی ورثہ نے لوک ورثہ اسلام آباد میں دس روزہ (۱۱تا ۲۰ اپریل ۲۰۱۴ء) ثقافتی میلے کا اہتمام کیا تھا۔

پاکستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے لوگوں نے اس رنگا رنگ ثقافتی میلے میں شرکت کی جو ثقافت کے بھرپور اور تمام تر رنگ لئے ہوئے تھا اس میں نہ صرف عام آدمی بلکہ ممبرانِ قومی اسمبلی، سفیراء، افسران اور غیر ملکی مہمانوں نے بھی میں شرکت کی۔ تمام صوبوں سے آئے ہوئے شائقین کی ایک بڑی تعداد نے بھی اس میلے میں شرکت کر کے بھرپور لطف اُٹھایا۔

وفاقی وزیر برائے اطلاعات نشریات وقومی ورثہ جناب پرویز رشید صاحب

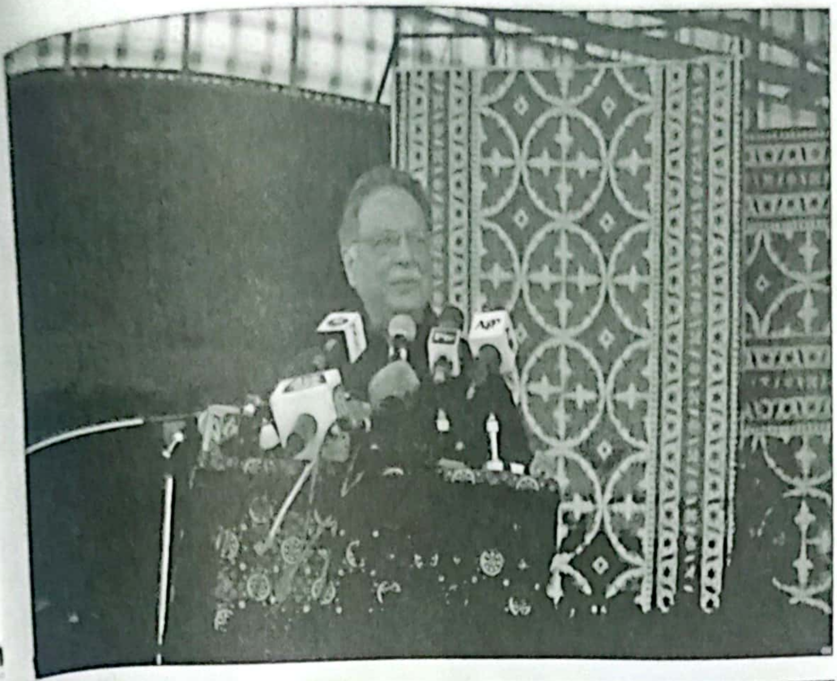

نے اس سالانہ ثقافتی میلے کا افتتاح کیا انہوں نے پاکستان کے ہر صوبے سے آنے والے مصوروں ہنرمندوں اور گلوکاروں کے فن کو سراہا جنہوں نے اس میلے میں پاکستان کی ثقافت کو صحیح معنوں میں اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ اپنے خیالات و جذبات کا اظہار فن کے مختلف رنگوں اور موسیقی کے ذریعے کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مصور اور لوک فنکار ہمارا اثاثہ ہیں اور حکومت ان کی ترقی ،ان کے فن کو نمایاں کرنے ان کے فن کو تحفظ دینے کے لئے کوشاں ہے۔ اور یہ فنکار پوری دنیا میں پاکستان کا ایک متوازن اور پُرامن تاثر قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

وفاقی وزیر نے مزید کہا کہ ''لوک میلہ جیسے تقریبات ملک کے اندر اور بیرون ملک ہماری ثقافت اور ورثے کو صحیح معنوں میں اُجاگر کرنے کا ایک ذریعہ ثابت ہوتی ہیں''۔ اس دوران وفاقی وزیر نے تمام صوبوں سے آئے ہوئے فنکاروں، مصوروں اور ہنرمندوں کے لگائے ہوئے

سٹالز کا دورہ کیا اوران کے فن کو بہت سراہا۔
میلے کی اختتامی تقریب کے موقع پر
پروفاقی سیکرٹری برائے اطلاعات نشریات و
قومی ورثہ جناب ڈاکٹر نذیر سعید مہمانِ
خصوصی تھے۔ انہوں نے تمام مصوروں،
گلوکاروں اور ہنرمندوں کو یادگاری ایوارڈ،
حوصلہ افزائی سرٹیفکیٹ اور جیتنے والے
فنکاروں میں نقد انعام تقسیم کئے۔ انہوں نے
لوک ورثہ کی انتظامیہ کو صوبائی، قومی ہم آہنگی
کوفروغ دینے کے تناظر میں اس میلے کو منعقد
کرانے پر بہت مبارک باد دی۔
خیبر پختونخواہ سے تعلق رکھنے والی
ایم این اے مس نعیمہ کشور نے لوک ورثہ کی
انتظامیہ کو اتنا رنگا رنگ اور پُر امن میلہ منعقد
کرنے پر مبارک باد دی اور انہوں نے اس
بات پر زور دیا کہ اس طرح کے ثقافتی
پروگرام وقتاً فوقتاً منعقد کئے جانے چاہیے۔
قبل ازیں لوک ورثہ کی انتظامی
ڈائریکٹر مسز شاہرہ شاہد نے اس میلے کے
انعقاد میں صوبائی حکومتوں کی طرف سے کئے
گئے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

# حکومتی سرگرمیاں

شنگھائی: ۲۰ مئی ۲۰۱۴ء، صدر پاکستان ممنون حسین اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون سے مصافحہ کرر[illegible]۔

شنگھائی: ۲۰ مئی ۲۰۱۴ء، صدر پاکستان ممنون حسین کا سی آئی سی اے سربراہ کانفرنس میں شریک دیگر سربراہان کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

شنگھائی: ۲۱ مئی ۲۰۱۴ء، صدر مملکت ممنون حسین سی آئی سی اے کی چوتھی سربراہی کانفرنس میں شریک ہیں۔



CamScanner

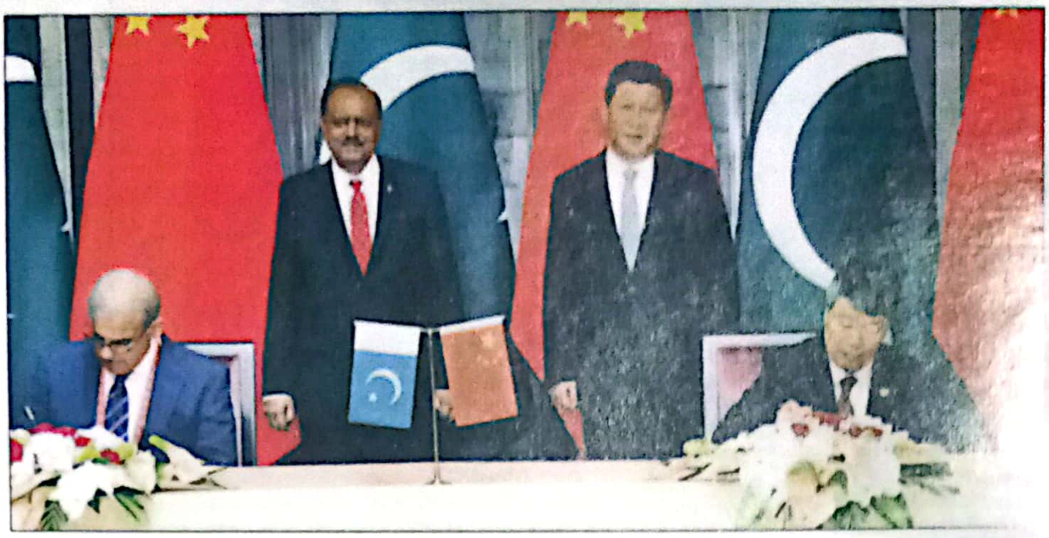

[illegible] ۲۰۱۴ء، صدر پاکستان ممنون حسین اور چینی صدر ژی جنگ پنگ لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ کے معاہدے پر دستخط کی تقریب کے موقع پر موجود ہیں۔

اسلام آباد: ۲ جون ۲۰۱۴ء، صدر پاکستان ممنون حسین پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں۔

کراچی: ۶ مئی ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم محمد نواز شریف پورٹ قاسم کول فائرڈ پاور پراجیکٹ کی تختی کی نقاب کشائی کر رہے ہیں۔

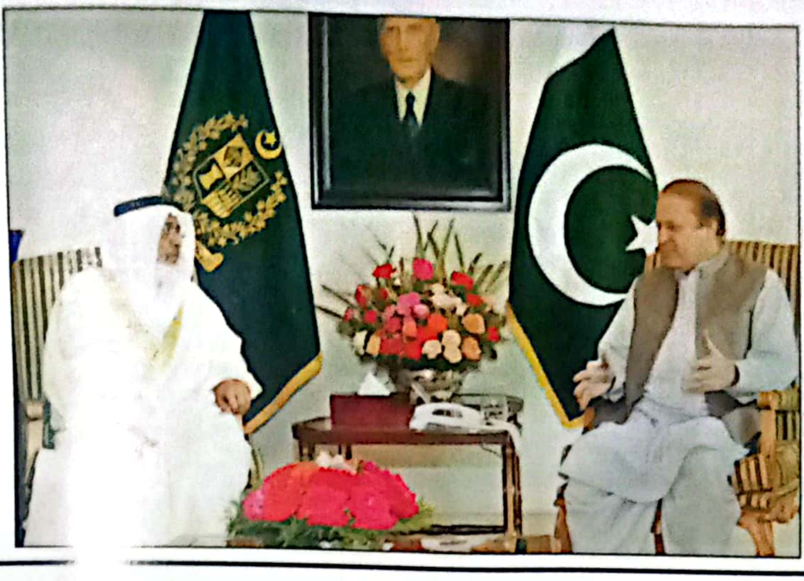

اسلام آباد: ۷ مئی ۲۰۱۴ء، وزیرِاعظم محمد نواز شریف سلطنتِ بحرین کی کونسل نمائندگان کے چیئرمین خلیفہ بن احمد الدہرانی سے وزیر[illegible]ؤس میں ملاقات کر رہے ہیں۔

بہاولپور: ۹ مئی ۲۰۱۴ء، وزیرِاعظم محمد نواز شریف کو قائداعظم سولر پراجیکٹ کے بارے میں بریف کیا جا رہا ہے۔

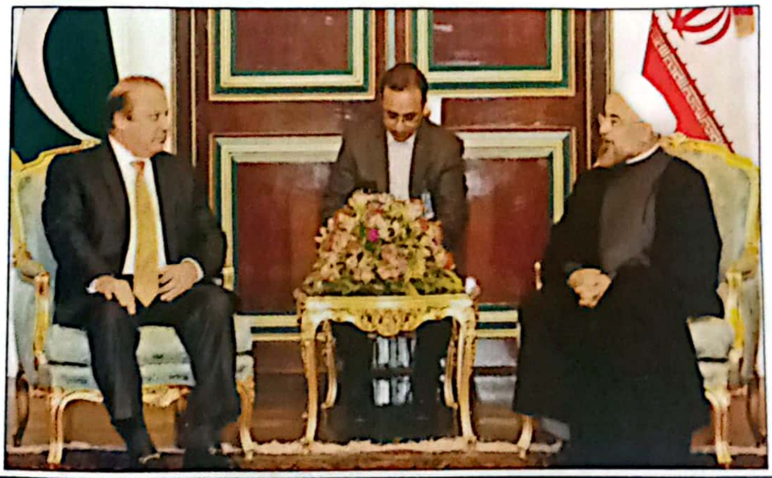

تہران: ۱۱ مئی ۲۰۱۴ء، وزیرِاعظم محمد نواز شریف ایرانی صدر حسن روحانی سے ملاقات کر رہے ہیں۔

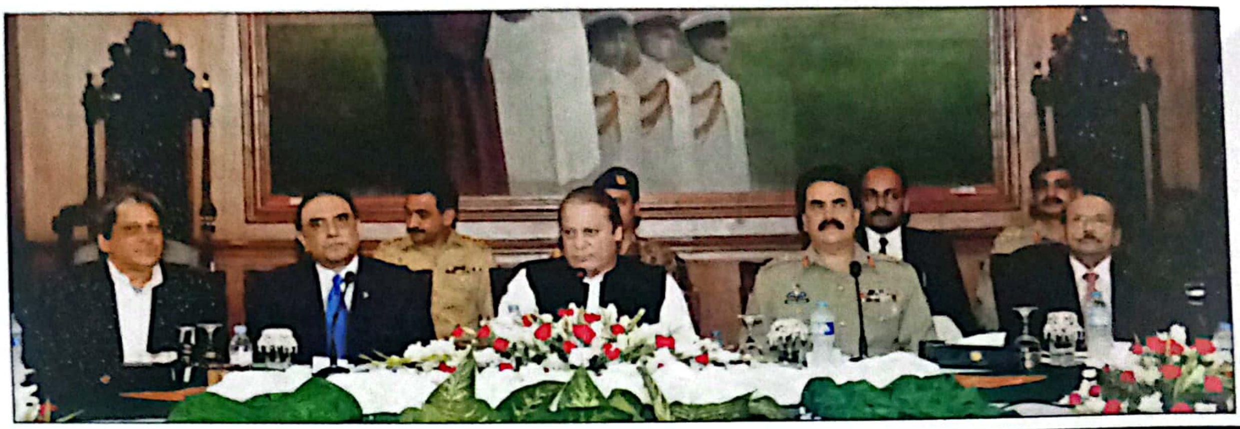

کراچی: ۱۴ مئی ۲۰۱۴ء، وزیراعظم محمد نواز شریف، چیف آف آرمی سٹاف جنرل راحیل شریف، وزیراعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ، سابق صدر آصف علی زرداری اور گورنر سندھ عشرت العباد گورنر ہاؤس میں منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

اسلام آباد: ۲۲ مئی ۲۰۱۴ء، وزیراعظم محمد نواز شریف تھری جی اور فور جی لائنس کی تقسیم کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

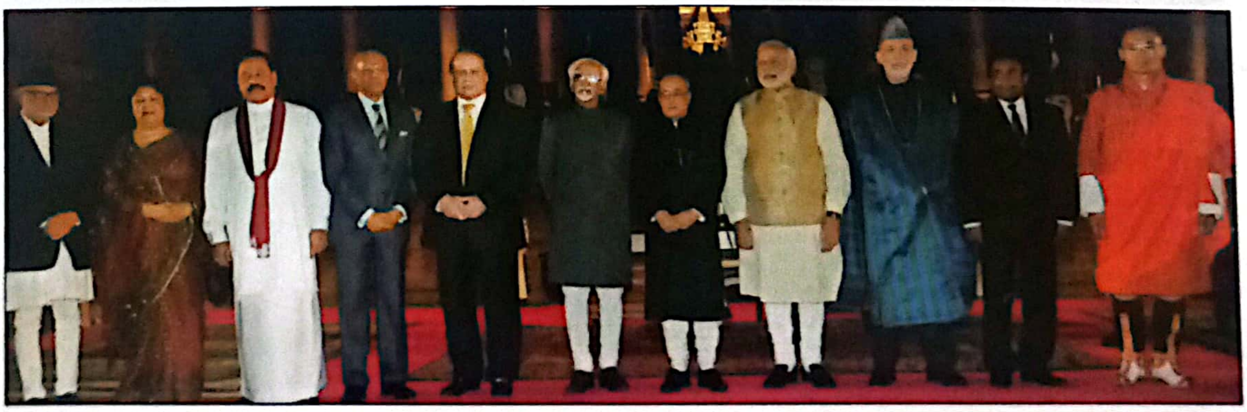

نئی دہلی: ۲۶ مئی ۲۰۱۴ء، وزیراعظم محمد نواز شریف اور دیگر سربراہان کا ہندوستان کے وزیراعظم کی تقریب حلف برداری کے بعد گروپ فوٹو۔



CamScanner

نئی دہلی: ۲۷ مئی ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات سے پہلے مصافحہ کر رہے ہیں۔

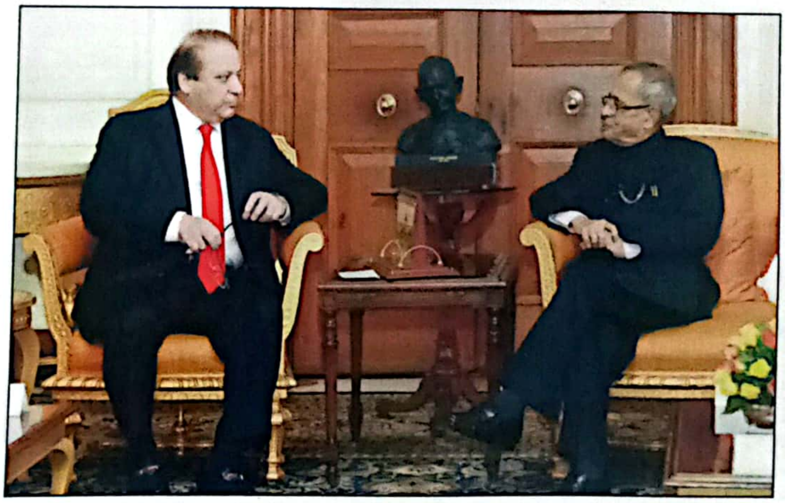

نئی دہلی: ۲۷ مئی ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف راشٹر پتی بھون میں صدر ہندوستان پرناب مکھرجی سے ملاقات کر رہے ہیں۔

لاہور: ۲۸ مئی ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم محمد نواز شریف نظریہ پاکستان ٹرسٹ میں یوم تکبیر کے سلسلے میں تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

اسلام آباد: ۲۸ مئی ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم محمد نواز شریف وزیر اعظم ہاؤس میں ان سے ملاقات کے لئے آنے والے اومان کی شاہی فوج کے کمانڈر میجر جنرل مطار بن سالم سے مصافحہ کر رہے ہیں

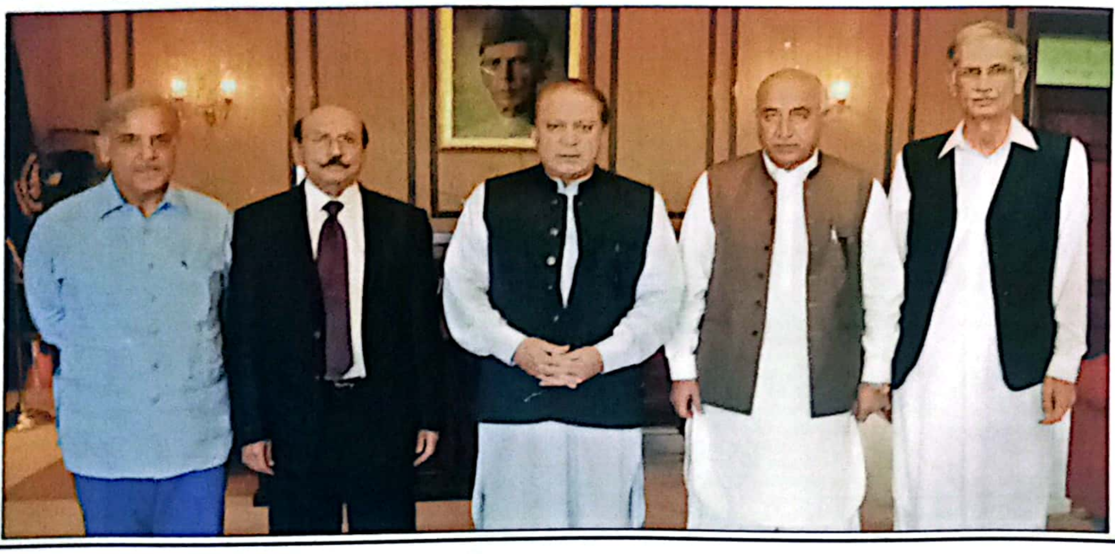

اسلام آباد: ۲۹ مئی ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم محمد نواز شریف کا سی سی آئی میٹنگ کے موقع پر چاروں وزراء اعلیٰ کے ہمرہ گروپ فوٹو۔

گوجرانوالہ: ۳۱ مئی ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم محمد نواز شریف اور دیگر زعما نندی پور پاور پراجیکٹ کی تختی کی نقاب کشائی کے بعد دعا مانگ رہے ہیں۔

اسلام آباد: ۳ جون ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم محمد نواز شریف کی زیرِ سربراہی وفاقی کابینہ وفاقی بجٹ کی منظوری دے رہی ہے۔

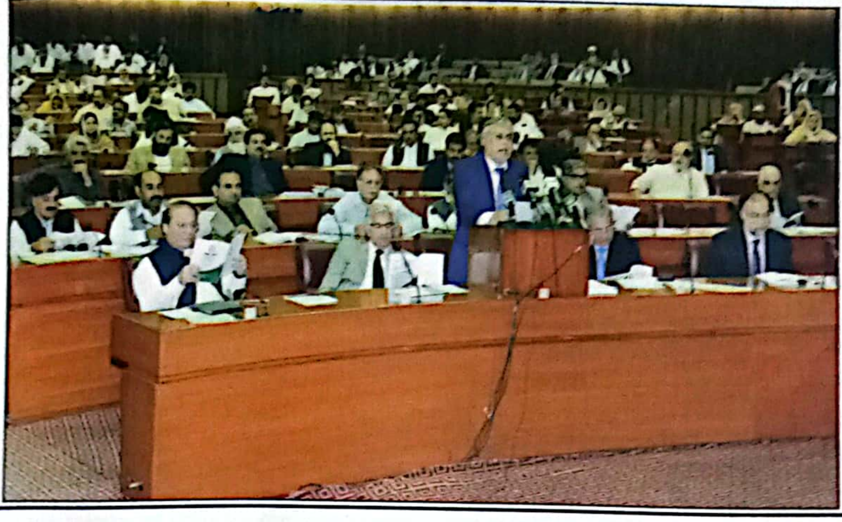

اسلام آباد: ۳ جون ۲۰۱۴ء، وزیر خزانہ اسحٰق ڈار قومی اسمبلی میں وفاقی بجٹ 2014-15ء پیش کر رہے ہیں۔

اسلام آباد: ۳ جون ۲۰۱۴ء، وزیر اعظم محمد نواز شریف سینٹ کے اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں۔

لاہور: ۲ مئی ۲۰۱۴ء، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات وقومی ورثہ سینیٹر پرویز رشید پی ایف یو جے کے زیر اہتمام یوم آزادی صحافت کے موقع پر تصویری نمائش کا افتتاح کر رہے ہیں۔

اسلام آباد: ۱۸ مئی ۲۰۱۴ء، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات وقومی ورثہ سینیٹر پرویز رشید ایجوکیشن ایکسپو کی اختتامی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

اسلام آباد: ۲۰ مئی ۲۰۱۴ء، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات وقومی ورثہ سینیٹر پرویز رشید ملنے آنیوالا والے افغان سفیر جنان موسیٰ زئی کو کتاب پیش کر رہے ہیں۔



CamScanner

لاہور: ۲۴ مئی ۲۰۱۴ء، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات وقومی ورثہ سینیٹر پرویز رشید پانچویں الحمراء عالمی کانفرنس میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔

اسلام آباد: ۲ جون ۲۰۱۴ء، وفاقی وزیر خزانہ اسحٰق ڈار پاکستان اکنامک سروے کی رسم اجراء کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔

# پاکستان ڈے کے حوالے سے DEMP کے زیر اہتمام مصوری نمائش کا اہتمام

رپورٹ: عمارہ افضل۔ فوٹو گرافی: عبدالخالق

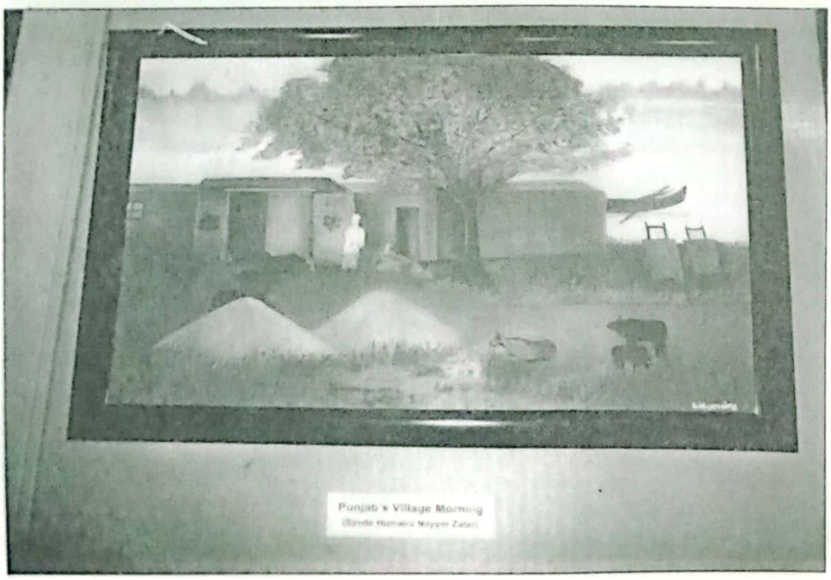


وزارت اطلاعات نشریات وقومی ورثہ کے ذیلی ادارہ ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز نے ۱۱، اپریل ۲۰۱۴ء کو پاکستان ڈے کے حوالے سے ایک مصوری کی نمائش کا اہتمام کیا جس کا عنوان ''پاکستان کی میراث'' تھا۔ وفاقی وزیر برائے اطلاعات، نشریات وقومی ورثہ پرویز رشید صاحب نے اس نمائش کا افتتاح کیا۔

۹۴ تصاویر جو اس نمائش میں رکھی گئیں وہ تحریکِ پاکستان کے ہیروز، نشان حیدر پانے والوں کی قربانیوں، مشہور شاعروں کے اشعار کی کیلی گرافی، حسین مناظر اور پاکستان کی ثقافت پر مشتمل تھیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہ نمائش اس لئے بھی اپنی نوعیت کی منفرد تھی وہ یہ کہ اس ڈائریکٹوریٹ کے قیام سے لے کر اب تک پہلی دفعہ منعقد کی گئی تھی جسے اس ڈائریکٹوریٹ کے ''آرٹ اینڈ ڈیزائن سیکشن'' نے ترتیب دیا تھا۔ ان کے ہی فن پارے نمائش میں رکھے گئے تھے۔ وفاقی وزیر جناب پرویز رشید صاحب نے DEMP کے



CamScanner

''آرٹ اینڈ ڈیزائن سیکشن'' کے تمام مصوروں کے کام کی تعریف کی۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس ڈائریکٹوریٹ میں اتنی صلاحیتیں ہیں جو کہ حکومت کے تمام کاموں اور منصوبوں کو بہت ہی مربوط اور تخلیقی انداز پر نمایاں کر سکتا ہے تا کہ وہ اپنا ایک دیرپا تاثر قائم کر سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تصاویر کی نمائش مختلف مطبوعات کی اشاعت، مختلف تعمیری اور سیاحتی جگہوں کے متعلق تصویری فلموں کی تیاری اور موجودہ حکومت کے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں ڈاکومنٹری بنانا ہے۔ یہ کام وزارت اطلاعات نشریات و قومی ورثہ کی اہمیت کو مزید بڑھا سکتی ہے۔

تقریب کے دوران تمام مصوروں سیدہ حمیرہ ظفر، نیر سلطانہ کاظمی، رفعت خٹک، اور وسیم احمد نے انفرادی طور پر وفاقی وزیر کو اپنی تصاویر کے متعلق مختصراً آگاہ کیا جسے وفاقی وزیر نے بہت سراہا۔

اس کے بعد انہوں نے DEMP کی طرف سے لگائے گئے کتابوں کے مختلف سٹالز جن میں پاکستان کی تاریخ، ادب، جغرافیائی مناظر اور پاکستان کے لوگوں کے رہن سہن شامل ہیں، کو دیکھا جسے اس ڈائریکٹوریٹ نے وقتاً فوقتاً شائع کیا ہے۔ وفاقی وزیر نے ان تمام مطبوعات اور ان کی اشاعت کو سراہتے ہوئے کہا کہ ڈائریکٹوریٹ کو چاہیے کہ مختلف موضوعات پر مشتمل نادر اور قابل قدر کتابیں شائع کرے تا کہ اس ادارے کے نام کے ساتھ ساتھ اس کی آمدنی میں بھی اضافہ ہو آخر میں DEMP کے دونوں ڈائریکٹر جنرل شیراز لطیف صاحب اور میڈم ثمینہ وقار صاحبہ نے ایک خوبصورت تصویری پینٹنگ وفاقی وزیر کو تحفے میں دی۔ ایک بڑی تعداد میں وزارت اطلاعات نشریات و قومی ورثہ کے سینئر اور ریٹائرڈ افسران نے اس تقریب میں شرکت کی۔

Mustard Field
Nayyer Sultana Kazmi

# رائے عامہ

رؤف طاہر

موجودہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی کارکردگی سے متعلق پاکستان میں عوامی رائے کیا ہے اور مختلف سیاسی قائدین مقبولیت کے لحاظ سے اس وقت کہاں کھڑے ہیں؟ اس حوالے سے گیلپ پاکستان کی تازہ رپورٹ اخبارات میں شائع ہوچکی، تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے وابستگان کے لیے یہ اس لحاظ سے اطمینان کا باعث ہے کہ عوام کی اکثریت نے نہ صرف وفاق میں اس کی حکومت کی مجموعی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا، بلکہ پنجاب میں خادم اعلیٰ کی کارکردگی کو بھی باقی تینوں وزراء اعلیٰ کی کارکردگی کی نسبت کہیں بہتر قرار دیا ہے۔ سیاسی قائدین میں، محمد نواز شریف کی مقبولیت میں18% اضافہ ہوا۔

رائے عامہ کے ان جائزوں کے حوالے سے اپنے ہاں دلچسپ معاملہ دیکھنے میں آتا ہے۔ اکثر و بیشتر تجزیوں اور تبصروں میں ذاتی پسند و ناپسند غالب ہوتی ہے۔ بعض دوست یہ سوال بھی اُٹھاتے ہیں کہ آخر کروڑوں کی آبادی میں صرف دو، اڑھائی ہزار افراد کی آراء کو پوری قوم کی ترجمان کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ پراپیگنڈے کے لیے خانہ ساز قسم کی تنظیموں کی سروے رپورٹس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن سائنٹیفک بنیادوں پر رائے عامہ کے جائزوں کے حوالے سے بعض ادارے بلاشبہ عالمی سطح پر اعتبار اور اعتماد کے حامل ہیں۔ اسٹیک ہولڈرز ان رپورٹس کے آئینے میں اپنا حقیقی چہرہ دیکھتے اور اپنی کمزوریوں، کوتاہیوں اور خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، محترمہ بے نظیر بھٹو بھی عالمی شہرت یافتہ اداروں کی سروے رپورٹس کو بہت اہمیت دیتی تھیں۔

سائنسی بنیادوں پر رائے عامہ کے ان جائزوں کا آغاز کوئی 78 سال پہلے امریکہ میں ہوا۔ یہ 1936ء کے امریکی انتخابات تھے (جن میں روز ویلٹ امریکہ کے صدر منتخب ہوئے)۔ انتخابی مہم کے دوران نفسیات کے پروفیسر ڈاکٹر جارج گیلپ نے اس سروے کا اہتمام کیا (اسی کے نام کی نسبت سے بعد میں یہ سلسلہ ''گیلپ سروے'' قرار پایا)۔ سائنسی بنیادوں پر اس سروے کے لیے امریکہ بھر میں3000 افراد سے رابطہ کیا گیا تھا۔ جارج گیلپ کا دعویٰ تھا کہ سائنسی بنیادوں پر حاصل کی گئی 3000 افراد کی یہ آراء غیر سائنسی بنیادوں پر 20 لاکھ افراد کی آراء سے زیادہ معتبر ہیں۔ انتخابی نتائج نے گیلپ کے اس دعوے کی تصدیق کر دی۔ ایسا بھی نہیں کہ سائنسی بنیادوں پر تیار کردہ رپورٹس سو فیصد درست ہوتی ہیں ان میں تقریباً 5% غلطی کا احتمال موجود ہوتا ہے۔

پاکستان میں اس کا آغاز 1980ء میں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پبلک اوپینئن

(PIPO) نے کیا۔ سائنٹیفک بنیادوں پر اس کی 4 سالہ کارکردگی کے بعد گیلپ انٹرنیشنل نے اسے فل ممبر شپ دے دی۔ تب سے اس کا شمار ان تنظیموں میں ہوتا ہے، جن کی رپورٹس کو دنیا بھر کے سنجیدہ حلقے اہمیت دیتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے 78 ممالک میں ''گیلپ انٹرنیشنل'' سے وابستہ تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔

گیلپ پاکستان کے تازہ سروے کے لیے ملک بھر میں 2596 بالغ مردوں اور عورتوں سے رابطہ کیا گیا۔ یہ فیلڈ ورک 6 سے 13 جنوری 2014 کے دوران مکمل ہوا۔ اس میں ملک کی تمام ڈویژنیں شامل تھیں۔ کام کی نوعیت کچھ یوں ہوتی ہے کہ ملک کے 45 ہزار دیہات میں سے مثلاً 100 کا انتخاب پسند، ناپسند کی بنیاد پر نہیں، بلکہ لاٹری کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ محلوں کے انتخاب میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ گھروں کے انتخاب میں بھی یہی ہوتا ہے۔ پاکستان میں یہ کوئی انوکھا سسٹم نہیں، دنیا بھر میں اس کے لیے جو سائنسی پیمانے وضع کئے گئے ہیں، یہاں بھی اُنہی کی بنیاد پر کام ہوتا ہے۔ دنیا کے بے شمار ملکوں میں روزانہ مختلف مسائل اور معاملات پر سروے ہوتے ہیں۔ مختلف کاروباری کمپنیاں، اپنی مصنوعات کی تشہیر کے لیے، سروے کرنے والی تنظیموں سے سروے کراتی ہیں اور ان کی روشنی میں مارکیٹنگ طریقہ کار وضع کرتی ہیں۔

گیلپ پاکستان کا تازہ سروے اس کی پہلی کاوش نہیں۔ سیاسی حوالوں سے اس کے سروے عموماً منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں۔ انتخابات کی مہم کے دوران بھی یہ رائے عامہ کے جائزوں کا اہتمام کرتی ہے۔ اور اس حوالے سے اس کا ریکارڈ ''قابلِ اطمینان'' سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔

مئی 2013ء کے عام انتخابات سے قبل اس کی جاری کردہ سروے رپورٹس، کی انتخابی نتائج نے تصدیق کر دی۔ ووٹوں کے لحاظ سے اس میں مسلم لیگ (ن) کو پہلے، تحریک انصاف کو دوسرے اور پیپلز پارٹی کو تیسرے نمبر پر دکھایا گیا تھا۔ مختلف علاقوں کے حوالے سے ''بریک اپ'' بھی درست ثابت ہوا۔ کراچی، اندرونِ سندھ اور خیبر پختونخواہ کے نتائج گیلپ پاکستان کی ''پیش گوئی'' کے عین مطابق تھے۔

گیلپ کی تازہ رپورٹ میں بھی رائے عامہ نے ''سب اچھا'' نہیں کہا، لیکن پیپلز پارٹی کی کارکردگی کے مقابلے میں بہرحال اِسے بہتر قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے، اس میں لوگوں نے اُن مشکلات کو بھی سامنے رکھا ہوگا، جو مسلم لیگ (ن) کو ورثے میں ملی تھیں۔ اس سے کسے انکار ہوگا کہ مسائل آج بھی موجود ہیں۔ خود وزیر اعظم نواز شریف بھی کھلے دل سے اس کا اعتراف کرتے ہیں لیکن اس سے انکار بھی مشکل ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں میں بہتری آئی ہے۔ گیلپ سروے کے مطابق اکانومی میں 48%، پاک انڈیا تعلقات میں 22%، فارن پالیسی میں 33% انسدادِ دہشت گردی میں 31%، کرپشن کنٹرول میں 36% اور مہنگائی پر قابو میں 20% بہتری آئی۔

یہ سامنے کی حقیقت ہے کہ معیشت کا گراف اوپر کو جا رہا ہے۔ ٹیکس کلیکشن میں اضافہ ہوا۔ لوڈشیڈنگ میں کمی آئی، ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر بڑھ رہی ہے، جس سے امپورٹ بل میں کمی آئی ہے، بہتر ایکسچینج ریٹ کے باعث قرضوں کا بوجھ بھی کم ہوا ہے، زرمبادلہ کے ذخائر 10 بلین ڈالر کو پہنچ رہے ہیں، اپریل میں یورو بانڈ کے 2 ارب ڈالر بھی آ رہے ہیں (حکومت کا تخمینہ 500 ملین ڈالر کا تھا، لیکن بہتر شرحِ منافع کے باعث یہ توقع سے چار گنا بڑھ گئے) ورلڈ بینک جون میں بجٹری سپورٹ میں 5 بلین ڈالر دے گا، ایجوکیشن گرانٹ میں یورپی یونین اور یو این او سے ایک بلین ڈالر آئے گا۔ گیلپ کے تازہ سروے رپورٹ میں ابھرنے والی خوش کن تصویر اپنی جگہ لیکن ابھی کرنے کو بہت کچھ باقی ہے۔ عام آدمی کی پرسکون اور محفوظ زندگی کے لیے حکمرانوں کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔

# یکم مئی، شکاگو کے شہیدوں کو سلام

منیر احمد خان

19ویں صدی کے اوائل میں پوری دنیا کی سرمایہ دارانہ ذہنیت نے امریکہ کو اپنی آماجگاہ بنانا شروع کر دیا جس کے تحت وہاں کارخانوں اور فیکٹریوں کا جال بچھا دیا گیا جن میں محنت کشوں سے 16،16 اور بعض اوقات 18،18 گھنٹے مشقت لی جاتی، ہفتہ وار چھٹی اور اوور ٹائم کا تصور نہ تھا۔ مہنگائی آسمان کی وسعتوں کو چھو رہی تھی۔ تنخواہ زمین کی تہہ میں دھنستی جا رہی تھی۔ غریب کو دو ٹائم کا کھانا میسر نہ تھا۔ بیماری کی صورت میں دوا سے محروم پرولتاریہ، اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کو، اپنے سامنے لمحہ بہ لمحہ مرتے دیکھتا تھا۔ اُجرت کے بانجھ پن نے محنت کش کو اپاہج بنا دیا تھا۔ غریب کا چین سے جینا اور عزت سے مرنا مشکل ترین مرحلہ بن گیا تھا۔ شرافت، ایمانداری، پرہیزگاری، بے وقعت ہو چکی تھی۔ سرمایہ دارانہ معاشرے کا یہ خاصہ ہے کہ وہاں عزت و توقیر کا پیمانہ دولت ہوتی ہے، انسانی کردار کی عظمت نہیں ہوتی۔ ان دگرگوں حالات میں چند مزدور یونین کے لیڈروں نے اپنے حقوق کیلئے ذہنی انقلاب کی آبیاری کی، انہوں نے اپنے حق کیلئے احتجاج، جلوس، جلسے، ریلیاں نکالنا شروع کر دیں اور کچھ ہی عرصہ میں امریکہ کا مزدور اپنے حق کے لئے بیدار ہونا شروع ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کو انقلاب کی دعوت دے رہا تھا۔ یکم مئی 1886ء سے چار مئی، چار دنوں تک امریکہ کے شہر شکاگو میں آٹھ گھنٹے اوقات کار، ہفتہ وار چھٹی، اوور ٹائم اور مہنگائی کے تناسب سے تنخواہ کیلئے احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ 4 مئی کو ان مطالبات کے سلسلہ میں بڑا جلسہ ہوا۔ اس جلسہ کے دوران کیپٹن بون نامی آفیسر کے حکم سے دہشت گردانہ فائرنگ سے 11 مزدوروں کو ہلاک کر دیا گیا جن میں 2 عورتیں اور ایک بچہ بھی شامل تھا۔ آٹھ مزدور لیڈروں کو گرفتار کر لیا اور ان پر مکمل طور پر یکطرفہ مقدمہ چلایا گیا۔ مقدمہ کے دوران کئی دفعہ عدالتی بددیانتی سامنے آئی، استعماریت کے پہرے دار ججوں نے سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف جدوجہد کرنے پر چار مزدور لیڈروں کو سزائے موت اور تین کو عمر قید سنائی۔ 11 نومبر 1887ء کو ان مزدور لیڈروں کو تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔ بات مرنے کی نہیں، اس انداز کی ہے جو مرنے والے کی شان بڑھا دیتا ہے۔ یونین لیڈروں اسپائز، اینجل، ڈی فشر اور پرسنز نے مزدوروں کے حقوق کا نعرہ لگا کر تختہ دار کو بوسہ دیا اور موت سے ہمکنار ہو گئے، سرمایہ دار معاشی نظام کے رکھوالوں نے چھوٹے چھوٹے حقوق مانگنے والوں کو، پھانسی کے ذریعے قتل کر کے اپنی ذات تو دکھا دی مگر ان بے گناہ مزدور لیڈروں کی لرزہ خیز موت نے ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کو جھنجوڑ کر رکھ دیا لیکن اس کے باوجود معاشی گھٹن کے شکار، محنت کشوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔

بنیادی طور پر یوم مئی کی تحریک کے لیے تین مطالبات تھے۔ (1) اوقات کام میں کمی (2) اجرتوں میں اضافہ (3) تنظیم کا حق۔ دوسرے مطالبات انہی عنوانات کے ضمن میں آتے تھے۔ یوم مئی مزدوروں کی انقلابی جدوجہد کا تاریخی سنگ میل ہے۔ یہ محض ایک تقریب نہیں بلکہ تحریک ہے۔ ایک ایسی تحریک

جو محنت کشوں کے خون میں ڈوب کر ابھری ہے اور جو حق و انصاف کی جدو جہد کرنے والوں کو گولیوں کی بوچھاڑ، بموں کے دھماکوں اور پھانسی کے تختوں کی یاد دلاتی ہے۔ یوم مئی ایک تہوار بھی ہے، مگر نہ غم کا تہوار اور نہ خوشی کا، بلکہ یہ تجدید عزم و عہد کا دن ہے۔ یہ ایک علامت ہے، جہد انصاف و مساوات کی، ایثار و قربانی کی اور کٹھن و دلیرانہ جدو جہد کی جسے جبر و تشدد کے دیوتا اپنے گھناؤنے ہتھکنڈوں کے باوجود دبا نہ سکے، مٹا نہ سکے اور ہرا نہ سکے۔ یوم مئی کوئی روایتی یا رسمی تقریب بھی نہیں۔ دنیا بھر کے محنت کشوں کے اس عالمی تہوار کو کالے اور گورے سب ایک ہو کر مناتے ہیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ شکاگو کے بازاروں اور گلیوں میں جو خون بہا تھا وہ نہ کالا تھا نہ گورا، بلکہ سرخ تھا، محض سرخ۔ بقول قتیل شفائی:

جدا جدا ہیں صورتیں لہو کا رنگ ایک ہے

چنانچہ اس روز لندن سے لاہور تک اور واشنگٹن سے لے کر مراکش تک ساری دنیا کے مزدور یوم مئی کے شہدا کی یاد مناتے اور ان کے لہو کی حرارت اور مجاہدانہ جد و جہد کے تذکروں سے اپنے سینوں کو گرماتے ہیں۔ اس میں مشرق و مغرب یا نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر کی کوئی قید نہیں۔

19ویں صدی کے پہلے نصف حصے میں اوقات کار کم کر کے 10 گھنٹے مقرر کرنے کی تحریک امریکہ میں شدت اختیار کر گئی۔ چنانچہ اس مطالبے کی حمایت میں 1827 میں فلاڈیلفیا کے مزدوروں نے اور 1832 میں بیکریوں میں کام کرنے والے مزدوروں نے ہڑتال کی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے محنت کشوں کے ترجمان کنگ سینئر ایڈووکیٹ شکاگو نے لکھا: 'مزدور سالہا سال سے غلاموں سے بدتر مصائب برداشت کر رہے ہیں۔ انہیں 24 گھنٹے میں 18 سے 20 گھنٹے تک شدید محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے۔' اس تحریک کے نتیجہ میں بالآخر ایک قانون منظور ہوا، جس کے تحت سرکاری اداروں میں ملازمین نے اوقات کار 10 گھنٹے روزانہ کام کا مطالبہ شروع کیا۔ مزدوروں میں یہ نعرہ مقبول ہوا 8 گھنٹے کام، 8 گھنٹے تفریح اور 8 گھنٹے آرام۔ 1856 میں آسٹریلیا کے مزدور اس مطالبے کو تسلیم کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ 7 اکتوبر 1884 میں امریکی فیڈریشن آف لیبر کی چوتھی کنونشن میں ایک قرار داد منظور کی گئی، جس میں تمام مزدور انجمنوں سے کہا گیا کہ وہ یکم مئی 1886 میں 8 گھنٹے کام کا نعرہ دے دیں اور یوں اس نئی تاریخ کو نئے اوقات کار کی داغ بیل ڈالی گئی۔

# یوم تکبیر، ایک جرأت مندانہ فیصلہ

محمد کمال

28 مئی کا دن ملک میں یوم تکبیر کے حوالے سے منایا جاتا ہے۔ اس دفعہ بھی پوری قوم نے یوم تکبیر کے حوالے سے 16 ویں سالگرہ منائی۔ 28 مئی 1998ء کو پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم جناب نواز شریف نے خطے میں طاقت کا توازن قائم کرنے کے تناظر میں ایک جرأت مندانہ فیصلہ کیا۔ بھارت کے 5 ایٹمی دھماکوں کے جواب میں پاکستان نے 6 ایٹمی دھماکے کر کے اسلامی دنیا کی پہلی اور دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت بنا دیا۔ دھماکے کرنے کا فیصلہ کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے 14 مئی 1998ء کے اجلاس میں کیا گیا تھا۔

اگر ہم ایٹمی دھماکوں کے حوالے سے عالمی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو دیکھتے ہیں کہ دوسری عالمی جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی جرمنی کے جوہری اثاثوں کا مالک بننے کے منصوبے کا مقابلہ کرنے کے مقصد سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ امریکہ کے جارحانہ عزائم پر مبنی منصوبہ مین ہٹن کے ساتھ جوہری دنیا کی کہانی 1939ء میں شروع ہوتی ہے۔ اگست 1945ء میں دوسری عالمی جنگ کے اختتام سے پہلے ہی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی فتح کا سورج طلوع ہونے لگا تھا اور جاپان کو تمام محاذوں پر شکست ہونے لگی تھی، تبھی ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے 26 جولائی کو پوٹسڈام اعلانیہ کے ساتھ اور کسی بھی جواز کے بغیر 6 اور 9 اگست کو دو جوہری بموں کے ذریعہ کروڑوں کی آبادی کو بھیانک ترین دھماکوں سے بھسم کر کے بربریت کی وہ مثال قائم کی جس نے مستقبل کی عسکری تاریخ کو بدل کر رکھ دیا۔

دوسری عالمی جنگ 1945ء میں ساتھ کروڑ پچاس لاکھ ہلاکتوں اور عالمی سطح پر تباہی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی، لیکن حضرت انسان دہشت اور قتل و غارت گری کے اس کھیل سے الٹے پاؤں واپس ہونے کے بجائے ہتھیاروں اور شرانگیزی کی اس دوڑ میں مزید رفتار پکڑنے والے تھے۔ 1945ء میں منصوبہ مین ہٹن کے شرکاء میں سے پی ایس گل نامی ایک شخص اپنے وطن ہندوستان لوٹا، اور ہندوستان اپنی آمد کے ساتھ ہی جوہری صلاحیت کے حصول کی دوڑ میں شامل ہو گیا۔

تقسیم ہند کے بعد سنہ 1954ء میں نہرو نے ہندوستانی جوہری منصوبہ کے لئے خصوصی فرائض پر مامور عہدیدار کے طور پر پی ایس گل کی تعیناتی کی۔ آپ 40ء اور 50ء کی دہائیوں میں ہندوستانی جوہری منصوبہ میں کلیدی اہمیت کی حامل شخصیت اور نہرو کے مشیر خاص رہے۔

1968ء میں ہندوستان نے جوہری عدم انتشار کے معاہدہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

پاکستان نے جوہری ہتھیاروں کی ٹیکنالوجی میں پہلا قدم وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے زیر قیادت 1972ء میں رکھا۔

ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے کہا تھا:

''اگر ہندوستان بم بناتا ہے، تو ہم ہزاروں سال تک گھاس اور پتے کھا کر اور

فاقے کر کے بھی اپنا بم بنائیں گے۔ مسیحیوں کے پاس بم ہے، یہودیوں کے پاس بم ہے، اور اب ہندوؤں کے پاس بھی بم ہے۔ تو پھر مسلمانوں کے پاس بم کیوں نہ ہو؟"

1974ء میں ہندوستان نے اندرا گاندھی کے زیر قیادت اپنا پہلا جوہری تجربہ کیا۔

1997ء تک ہندوستان اگرچہ عملاً ہر ممکن محاذ پر پاکستان پر دباؤ ڈالتا رہا تھا، پھر بھی اس نے سفارتی سطح پر یہ کبھی نہیں کہا کہ اس کی میزائل ٹیکنالوجی پاکستان کے خلاف استعمال ہوگی۔

جون 1997ء میں ہندوستان نے 1974ء کے واقعات کے باوجود پاکستان کی طرف سے کافی عرصہ تک برقرار رکھے گئے توازن کو پھر سے ہندوستان کے حق میں کر دیا۔ دوسری طرف ہندوستان نے تمام سفارتی معیاروں کو نظر انداز کرتے ہوئے پاکستان کو دھمکیاں دینا شروع کر دیا۔

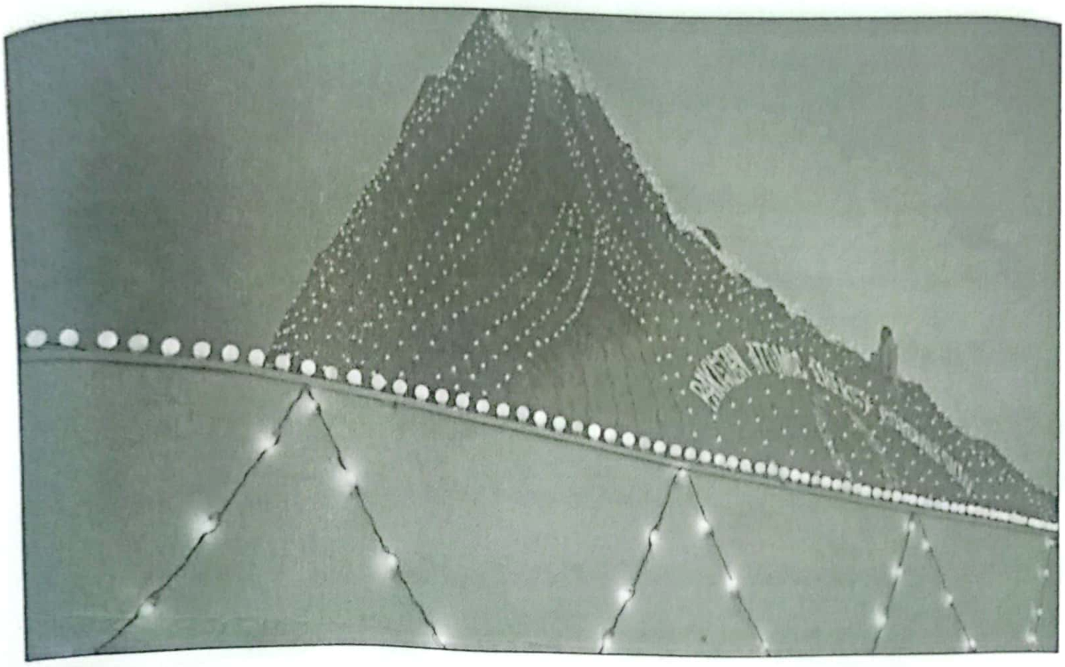

خطہ میں سٹریٹجک توازن بدل چکا تھا، اور ہندوستان نہ صرف پاکستان جیسے ملک بلکہ پورے خطہ کے لئے ایک طاقتور خطرہ کی شکل میں ابھر رہا تھا۔ 3 جون 1994ء کو ہندوستان نے درمیانی رینج رکھنے والے پرتھوی میزائل کا تجربہ کیا۔ یہ پاکستانی شہروں کے اندر ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھنے والے اوسط رینج کے میزائلوں کے سلسلہ میں ہندوستان کی ترقی کا انتہا تھا۔

اپنے میزائل پاکستانی سرحدوں کے قریب منتقل کر دئے۔

11 سے 13 مئی 1998ء تک راجستھان کے پوکھرن علاقہ میں ہندوستان نے ہندو قوم پرست اکثریتی سیاسی جماعت بی جے پی سے تعلق رکھنے والے وزیرِ اعظم اے بی واجپائی کی زیرِ قیادت زیرِ زمین جوہری تجربہ کیا۔

اس واقعہ نے سنہ 1971ء اور

15 مئی کو ہندوستانی وزیرِ اعظم نے دھمکی دی کہ ان کا ملک ایک 'بڑا بم' بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے جو ملک کے دفاع کے لئے استعمال ہوگا، نیز آزاد کشمیر پر قبضہ کرنے کی دھمکی بھی دے دی۔

ان دھاکوں کے بعد 18 مئی کو وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے پاکستان کو خطہ کی سٹریٹجک صورت حال میں آنے والی تبدیلی کو سمجھنے کی دعوت دی، اور ہندوستان کے مقبوضہ کشمیر

میں کسی علیحدگی پسند مسلمان بغاوت کو ہوا دینے کی کوششوں سے پاکستانی حکومت کو خبردار کیا۔

یہ اپنی واپسی درج کرنے کا مناسب موقع تھا، عالمی برادری نے نہ تو ہندوستان کی مذمت کی تھی نہ ہی اس کو ان تجربوں سے روکنے کی کوشش کی تھی۔ پاکستان کے سامنے یا تو اقوام متحدہ کی فیصلے کرنے کی قابلیت سے عاری عدالتوں میں درخواست پیش کرنے کا راستہ تھا، یا پھر وہ خود ایسے تجربے کر کے عالمی برادری میں سربلند ہو سکتا تھا۔ پاکستان کے جوہری تجربے شاید کرۂ ارض کے تمام کمزوروں اور خاص طور پر مسلم دنیا کے لئے ایک علامت کی حیثیت رکھتے تھے، جو پاکستان کے جوہری تجربوں پر عمل درآمد کرنے کے فیصلہ کے بے چینی سے منتظر اور اس کے بہت خواہشمند تھے۔

اس وقت پاکستان وزیر اعظم نواز شریف کے زیر قیادت تھا۔ آپ کو سخت دباؤ اور دھمکیوں کے علاوہ مشرق سے مغرب تک چکا چوند کر دینے والی پیشکشوں کا سامنا تھا پاکستان کا ساتھ دینے والے بس چند گنے چنے ہی تھے، وزیرِ اعظم کو فیصلہ کرنا تھا، اور انہوں نے فیصلہ کر لیا!

19 مئی کو وزیرِ اعظم نواز شریف نے قومی سطح پر نشر کی جانے والی ایک تقریر میں کہا ''آج آپ نے سنا ہوگا کہ وہ کشمیر کے حوالہ سے اپنے جارحانہ عزائم پر گفتگو کر رہے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم ہر قسم کی آزمائش کے لئے تیار ہیں، اور تمام دنیا جانتی ہے کہ پاکستان اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔''

28 مئی 1998ء کو پاکستان نے بلوچستان کے راسکوہ چاغی علاقہ میں پانچ کامیاب جوہری تجربے کرنے کا اعلان کیا۔ ان تجربوں نے پاکستان کو فوری طور پر عالمی سطح کی ایک باصلاحیت جوہری طاقت کی حیثیت سے متعارف کرایا۔ پاکستان مسلم امت کی واحد جوہری طاقت ہے۔ اس دن کو یوم تکبیر کے طور پر منایا جاتا ہے۔

جب ہم 28 مئی کے واقعات پر گہری نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ اگر محنت، لگن اور دیانتداری سے کام کیا جائے تو ناممکن کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں اگر ہر ادارہ پورے خلوص اور تندہی سے کام کرے تو ملک میں 10 سال کے قلیل عرصے میں زرعی، معاشی اور صنعتی میدان میں بہت مثبت دھماکے ہو سکتے ہیں۔

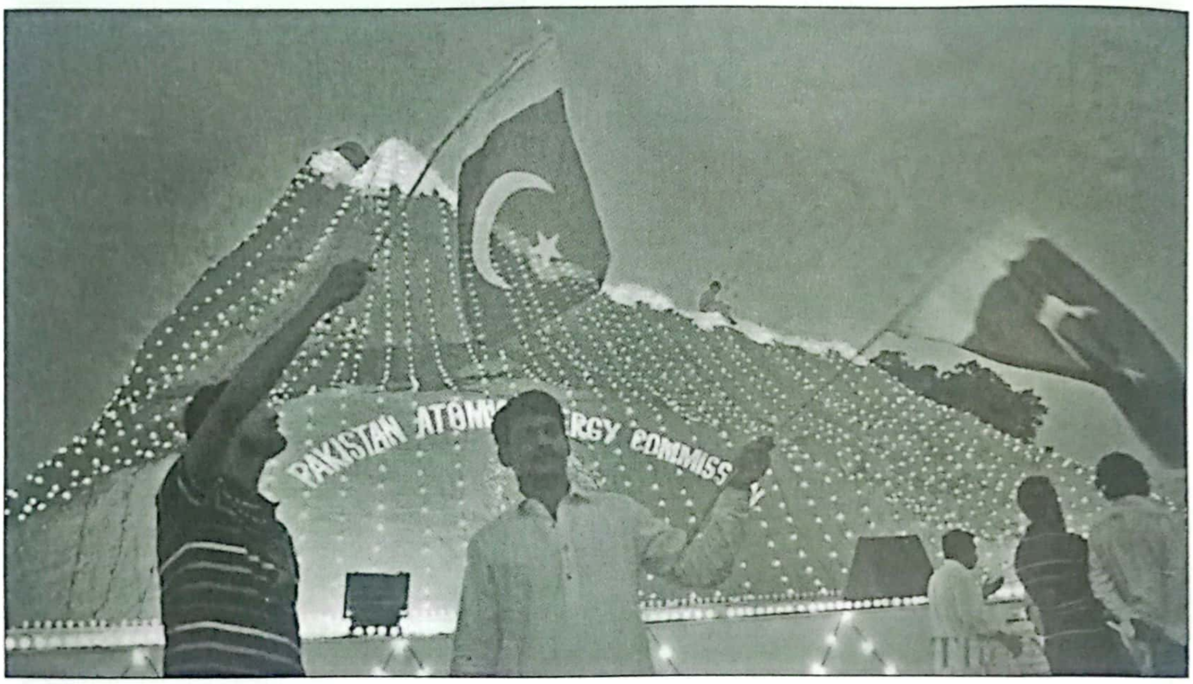

# موجودہ حکومت اور چینی قیادت

پاشا خان

وزیراعظم محمد نواز شریف اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف شدومد سے ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ چین دیگر امور میں تعاون کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی معیشت کے لیے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں اوراس کی توانائی کی ضروریات پوری کرنے میں اس کی مدد کرے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف اوروزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے حالیہ دورہ چین کے موقع پر چینی کمپنیوں نے اس بات پرآمادگی کااظہار کیا کہ وہ پاکستان میں 2 بجلی گھر لگانے کیلئے کنسورشیم بنائیں گی، 660 میگاواٹ کے دونوں بجلی گھر ساہیوال میں لگائیں جائیں گے، منصوبے کا آغاز امسال مئی میں ہوگا اور 2016ء میں مکمل ہوگا۔

شریف برادران کا دوست ملک چین کے دوروں کا کلیدی مقصد توانائی کے بحران کا خاتمہ اور انفراسٹرکچر، ٹرانسپورٹ اور تعلیم کے شعبوں کی تیز رفتار ترقی ہے۔ اسی لئے دورہ چین کے موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کا کہنا تھا کہ پاکستان اور چین کی تاریخ میں پہلی بار نہ صرف پاکستان بلکہ پنجاب کی سطح پر بھی باہمی تعاون کے تاریخی معاہدوں کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ جن میں رجوعہ، چنیوٹ میں لوہے کے ذخائر کا حصول بھی شامل ہے۔ چینی کمپنی کے ساتھ رواں ماہ کے آغاز میں خام لوہے کے ذخائر کی تلاش کے حوالے سے تاریخی معاہدہ کیا گیا چینی کمپنی کے ساتھ معاہدے سے پنجاب میں ملکی لوہے سے چلنے والی پاکستان کی پہلی سٹیل مل کی راہ ہموار ہوگئی ہے اس منصوبے سے علاقے میں روزگار کے ایک لاکھ سے زائد نئے مواقع پیدا ہوں گے، رجوعہ، چنیوٹ میں خام لوہے کے معیار کے ابتدائی نتائج انتہائی حوصلہ افزاء ہیں یہاں کا لوہا معیار کے اعتبار سے برازیل، روس اور بھارت کے لوہے سے کسی طور پر کم نہیں دیگر قیمتی معدنی ذخائر بھی وہاں موجود ہیں۔ چینی کمپنی کے ساتھ کئے گئے معاہدے کے تحت لوہے سمیت قیمتی معدنی ذخائر کی تلاش سے ترقی اور خوشحالی کا نیا دور



CamScanner

شروع ہوگا۔ جی ایس پی پلس کا درجہ ملنے کے بعد پنجاب حکومت نے چین کے ایک بڑے گروپ کے تعاون سے جدید سہولیات سے مزین قائداعظم اپیرل پارک قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، ٹیکسٹائل اور گارمنٹس کے شعبوں کی ترقی کے لئے قائداعظم اپیرل پارک کا منصوبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس منصوبے کے لئے چین کا گروپ 2ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔اس منصوبے سے روزگار کے لاکھوں نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ شریف برادران چین کی حیرت انگیز معاشی ترقی سے سیکھنے اور توانائی، آبپاشی، زراعت، بنیادی ڈھانچے، مواصلات اور تجارت سمیت مختلف شعبوں میں اس کی مہارت سے استفادہ کررہے ہیں۔ پاکستان اور چین کی دوستی سمندر سے گہری اور ہمالیہ سے اونچی ہے۔ اکیس مئی 1951ء پاکستان اور چین کی دوستی اور سفارتی تعلقات کے آغاز کا دن تھا۔ چین نے ہر مرحلے پر یہ ثابت کیا کہ وہ پاکستان کا سچا دوست ہے جبکہ پاکستان نے بھی جواب میں ایسا ہی کیا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں چین نے کھل کر پاکستان کا ساتھ دیا اور اسے نہ صرف جنگی ساز و سامان مہیا کیا بلکہ بھارت کو جنگ بندی کے لیے الٹی میٹم بھی جاری کیا۔ پاکستان نے بھی 1962ء کے چین بھارت سرحدی تنازعے میں چین کا ساتھ دیا تھا۔ ساری دنیا اس پاک چین دوستی کی قدر کرتی ہے، ایک عرصے تک پاکستان اقوام متحدہ میں چین کا کیس لڑتا رہا۔ امریکہ بھی گہری پاک چین دوستی سے اچھی طرح واقف ہے، یہی وجہ ہے کہ 9 جولائی 1971ء کو سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے چین سے دوستی کیلئے پاکستان کی مدد سے چین کا پہلا خفیہ دورہ کیا تھا۔ اسوقت کے چینی وزیراعظم چو این لائی نے امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر سے کہا تھا کہ آپ جس پل یعنی پاکستان کے ذریعے ہم تک آئے ہیں اسے ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔ آج چین اپنے عوام اور اپنے عظیم سیاسی راہنماؤں کی شب و روز محنت سے دنیا کی عظیم معاشی اور سیاسی طاقت بننے جا رہا ہے۔

# وفاقی بجٹ 2014-15

زین علی

وفاقی وزیرخزانہ سینیٹراسحٰق ڈار نے 3 جون، 2014ء کو وفاقی بجٹ 2014-15ء قومی اسمبلی میں پیش کیا۔

## وفاقی بجٹ کے نمایاں خدوخال

بجٹ 2014-15ء کے نمایاں خدوخال درج ذیل ہیں۔

☆بجٹ کا کل حجم 4302 ارب روپے ہے جو رواں مالی سال 2013-14ء کے تخمینہ جاتی بجٹ سے 7.9 فیصد زیادہ ہے۔

☆دستیاب وسائل کا تخمینہ 4074 ارب روپے ہے جبکہ یہ 2013-14ء کے تخمینے میں 3011 ارب روپے تھا۔

☆قطعی مالیاتی وصولیات کا تخمینہ 2225 ارب روپے لگایا گیا ہے جو 2013-14ء کے تخمینے سے 16 فیصد زیادہ ہے۔

☆وفاقی مالیاتی وصولیات سے صوبائی حصے کا تخمینہ 1720 ارب روپے ہے جو کہ 2014-15ء کے میزانیائی تخمینے سے 14.5 فیصد زیادہ ہے۔

☆سرمایہ جاتی وصولیات (قطعی) کا تخمینہ 691 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

☆بیرونی وصولیات کا تخمینہ 869 ارب روپے لگایا گیا ہے، یہ پچھلے بجٹ کے مقابلے میں 50.7 فیصد اضافہ کو ظاہر کرتا ہے۔

☆کل اخراجات کا تخمینہ 4302 ارب روپے لگایا گیا ہے جس میں جاری اخراجات کیلئے 3463 ارب روپے اور ترقیاتی اخراجات کیلئے 839 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆عام سرکاری خدمات کے اخراجات کا تخمینہ 2543 ارب روپے ہے جو کہ جاریہ اخراجات کا 43.4 فیصد ہے۔

☆سرکاری شعبہ کے ترقیاتی پروگرام کا حجم 1175 ارب روپے ہے، جس میں سے 650 ارب روپے صوبوں کیلئے اور وفاقی پی ایس ڈی پی کیلئے 525 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

☆پی ایس ڈی پی کے علاوہ 2014-15ء میں دیگر ترقیاتی اخراجات کے لئے 162 ارب روپے کا تخمینہ ہے۔

☆اخراجات پورے کرنے کیلئے بینکوں سے قرضے کا تخمینہ 228 ارب روپے ہے۔

☆ریلوے کیلئے 77 ارب روپے مختص، چین کے شہر کاشغر کو گوادر سے ملانے کا منصوبہ

☆صحت کیلئے 27 ارب سے زائد رقم، پولیو خاتمہ پر ایک ارب خرچ ہونگے

☆تعلیمی اموراور خدمات کی مد میں 64 ارب ایک کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں

☆کسانوں کو قرضے ملیں گے، 5 کھرب روپے رکھے گئے، کم آمدن والوں کے لئے گھروں کا منصوبہ

☆دفاعی بجٹ میں 11 فیصد اضافہ، 7 کھرب 14 کروڑ 80 لاکھ روپے مختص

☆توانائی منصوبوں کے لئے 205 ارب روپے مختص، بلوچستان، خیبر پی کے میں بھی نئے ڈیم تعمیر ہوں گے

☆وفاق اور صوبوں کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 1175 ارب، 192 ارب غیر ملکی امداد شامل



CamScanner

آئندہ مالی سال 2014-15ء کے 39 کھرب 425 ارب روپے سے زائد حجم کے وفاقی بجٹ میں سرکاری ملازمین کو 10 فیصد ایڈہاک ریلیف دینے، مزدور کی کم از کم اجرت 10 ہزار سے بڑھا کر 11 ہزار اور کم از کم پنشن 5 ہزار سے بڑھا کر 6 ہزار روپے کرنے، پنشن میں 10 فیصد اضافہ، گریڈ 1 سے 15 تک کے ملازمین کے میڈیکل الاؤنس میں 10 فیصد، کنوینس الاؤنس میں 10 فیصد اضافہ کا اعلان کیا ہے۔ لوہے پر عائد ٹیکس میں اضافہ کر دیا گیا، ریلیٹرز پر ٹیکس عائد کرنے، غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو ود ہولڈنگ ٹیکس کے نظام کے تحت لانے اور ٹیکس لوپ ہولز کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ انکم سپورٹ لیوی کے خاتمے، شادیوں اور تقریبات پر ود ہولڈنگ ٹیکس میں کمی، غریب اور متوسط طبقہ کی بجائے امراء پر ٹیکس بڑھانے اور ٹیکس گوشوارے جمع نہ کرانے والے امیر لوگوں سے مختلف مدوں میں ٹیکس وصول کرنے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

اپنی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ کا کہنا ہے کہ آئندہ مالی سال 2014-15ء کے قومی ترقیاتی پروگرام میں انسانی وسائل کی ترقی، ملکی وسائل پر انحصار، بہتر نظم و نسق، توانائی، پانی، خوراک کے تحفظ، نجی شعبہ کے ذریعہ کاروبار کے فروغ، علم پر مبنی مسابقتی معیشت، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، تعلیم، صحت اور دیگر سہولیات کی فراہمی پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال کیلئے جاری کردہ سرکاری شعبہ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں ہوابازی ڈویژن کیلئے ایک ارب 40 کروڑ 19 لاکھ روپے، کابینہ ڈویژن کیلئے دو ارب 7 کروڑ 76 لاکھ روپے، کیپیٹل ایڈمنسٹریشن و ڈویلپمنٹ ڈویژن کیلئے ایک ارب 80 کروڑ 60 لاکھ روپے، موسمیاتی تبدیلی ڈویژن کیلئے دو کروڑ 51 لاکھ روپے، تجارت ڈویژن کیلئے 36 کروڑ 30 لاکھ روپے، مواصلات ڈویژن (ماسوائے این ایچ اے) کیلئے 19 کروڑ 11 لاکھ روپے، دفاع ڈویژن کیلئے دو ارب 26 کروڑ 8 لاکھ روپے، دفاعی پیداوار ڈویژن کیلئے 93 کروڑ 73 لاکھ روپے، اقتصادی امور ڈویژن کیلئے 50 لاکھ روپے، تعلیم، تربیت و اعلیٰ تعلیم ڈویژن کیلئے 3 ارب 45 کروڑ 13 لاکھ روپے، اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کیلئے 16 کروڑ 54 لاکھ روپے، فنانس ڈویژن کیلئے 11 ارب 6 کروڑ 20 لاکھ روپے، پورٹس اینڈ شپنگ ڈویژن کیلئے دو ارب 57 کروڑ 61 لاکھ روپے، امور خارجہ ڈویژن کیلئے 25 کروڑ 52 لاکھ روپے، ہائیر ایجوکیشن کمیشن کیلئے 20 ارب 6 کروڑ 89 لاکھ روپے، ہاؤسنگ و تعمیرات ڈویژن کیلئے ایک ارب 93 کروڑ 39 لاکھ روپے، صنعت و پیداوار ڈویژن کیلئے ایک ارب 14 کروڑ 84 لاکھ روپے، اطلاعات و نشریات و ورثہ ڈویژن کیلئے 42 کروڑ 41 لاکھ روپے، انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کام ڈویژن کیلئے 55 کروڑ 57 لاکھ روپے، بین الصوبائی رابطہ ڈویژن کیلئے 41 کروڑ 29 لاکھ روپے، داخلہ ڈویژن کیلئے 3 ارب 90 کروڑ 2 لاکھ روپے،



CamScanner

امور کشمیر و گلگت بلتستان کیلئے 21 ارب 35 کروڑ 74 لاکھ روپے، قانون، انصاف و انسانی حقوق ڈویژن کیلئے دو ارب 35 کروڑ 22 لاکھ روپے، انسداد منشیات ڈویژن کیلئے 32 کروڑ 43 لاکھ روپے، نیشنل فوڈ سیکیورٹی و ریسرچ ڈویژن کیلئے ایک ارب 7 کروڑ 13 لاکھ روپے، نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشنز و کوآرڈینیشن ڈویژن کیلئے 27 ارب ایک کروڑ 47 لاکھ روپے، پاکستان اٹیمی توانائی کمیشن کیلئے 51 ارب 47 کروڑ 50 لاکھ روپے، پاکستان نیوکلیئر ریگولیٹری اتھارٹی کیلئے 23 کروڑ روپے، پٹرولیم و قدرتی وسائل ڈویژن کیلئے 16 کروڑ 67 لاکھ، منصوبہ وترقی ڈویژن کیلئے 32 ارب 87 کروڑ 84 لاکھ روپے، ریلوے ڈویژن کیلئے 39 ارب 56 کروڑ 60 لاکھ روپے، ریونیو ڈویژن کیلئے 15 کروڑ 25 لاکھ روپے، سائنس وٹیکنالوجی ریسرچ ڈویژن کیلئے 90 کروڑ 39 لاکھ روپے، ریاستیں و سرحدی علاقہ جات ڈویژن کیلئے 19 ارب 10 کروڑ روپے، شماریات ڈویژن کیلئے 24 کروڑ روپے، سپارکو کیلئے 70 کروڑ، ٹیکسٹائل انڈسٹری ڈویژن کیلئے 32 کروڑ 93 لاکھ روپے اور وزارت پانی وبجلی کیلئے (واٹرسیکٹر) کیلئے 43 ارب 42 کروڑ 72 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ 39 وزارتوں اور ڈویژنوں کیلئے مجموعی طور پر 2 کھرب 96 ارب 32 کروڑ 37 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

واپڈا کیلئے 63 ارب 61 کروڑ 34 لاکھ روپے، نیشنل ہائی وے اتھارٹی کیلئے ایک کھرب 11 ارب 56 کروڑ 29 لاکھ روپے، پاک میلینیم ترقیاتی اہداف و کمیونٹی ڈویژن پروگرام کیلئے 12 ارب 50 کروڑ روپے، وفاقی ترقیاتی پروگرام و منصوبہ جات برائے صوبہ جات وخصوصی علاقہ جات کیلئے 36 ارب روپے، ایراء کیلئے 5 ارب روپے اور صوبوں کیلئے 650 ارب روپے رکھے گئے ہیں جبکہ وفاق کیلئے 525 ارب روپے کا وفاقی ترقیاتی پروگرام ہوگا۔ آئندہ مالی 2014-15ء کے سرکاری شعبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں واٹر اینڈ پاور ڈویژن کے شعبہ پانی کے 68 منصوبوں کیلئے 43 ارب 42 کروڑ 71 لاکھ 80 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ 61 جاری منصوبوں پر 42 ارب 55 کروڑ 44 لاکھ 80 روپے اور 7 نئی سکیموں پر 87 کروڑ 27 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ چکوال میں گھبیر ڈیم کیلئے ایک کروڑ روپے، جامشورو میں دراوٹ ڈیم کیلئے ایک ارب روپے، راولپنڈی میں مجاہد ڈیم کیلئے 23 کروڑ روپے، موہڑہ شیرا ڈیم کیلئے 16 کروڑ روپے، خیبرپختونخوا میں 20 چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کیلئے 50 کروڑ روپے، ڈیرہ اسماعیل خان میں سی آر بی سی لفٹ منصوبے کیلئے 5 کروڑ روپے، چشمہ رائٹ بینک کینال کیلئے 4 کروڑ 64 لاکھ 42 ہزار روپے، دادو اور ٹھٹھہ میں رائٹ بینک آؤٹ فال ڈرین منصوبہ کیلئے 3 ارب روپے، گول زام ڈیم کیلئے دو ارب 20 کروڑ روپے، گریٹر تھل کینال منصوبے کیلئے ایک کروڑ روپے، کرم تنگی ڈیم کیلئے دو ارب روپے، کچھی کینال پراجیکٹ فیز ون کیلئے 10 ارب روپے پنجاب میں آبی کھالوں کی تعمیر کیلئے دو ارب 25 کروڑ، سندھ میں آبی کھالوں کی تعمیر کیلئے ایک ارب 75 کروڑ روپے، نئی گھاج ڈیم کیلئے ایک ارب 80 کروڑ روپے، نولاگ ڈیم کیلئے دو ارب 80 کروڑ روپے، منگلا ڈیم توسیعی منصوبہ کیلئے 50 کروڑ روپے، خیبرپختونخوا میں آبپاشی کے نظام کی بحالی کیلئے 50 لاکھ روپے، سندھ میں آبپاشی اور نکاسی آب کی بحالی کیلئے 50 کروڑ روپے، پشاور اور نوشہرہ میں ورسک کینال سسٹم کو بہتر بنانے کیلئے 40 کروڑ روپے، بلوچستان میں وندر ڈیم منصوبہ کیلئے 5 کروڑ روپے، مانسہرہ میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کیلئے 15 کروڑ روپے اور پٹ فیڈر کی توسیع کیلئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

## تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ:

وفاقی وزیر خزانہ اسحق ڈار نے قومی اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یکم جولائی سے تمام وفاقی ملازمین کو دس فیصد



CamScanner

ایڈہاک ریلیف ملے گا۔ گریڈ ایک سے پندرہ تک ایک ہزار روپے فلسڈ میڈیکل الاؤنس حاصل کرنے والوں کے الاؤنس میں بھی دس فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔ گریڈ ایک تا پندرہ تک کے ملازمین کے سفری الاؤنس میں پانچ فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ کی اسامی کو گریڈ سولہ سے گریڈ سترہ میں اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ گریڈ ایک سے چار کے ملازمین کو قبل از وقت انکریمنٹ کی اجازت ہوگی۔ مزدور طبقہ کی فلاح اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کئے اضافہ کے پیش نظر کم از کم مزدوری کی شرح دس ہزار روپے سے بڑھا کر 12 ہزار روپے مقرر کر دی گئی ہے۔ گزشتہ برس کم از کم پنشن تین ہزار روپے سے بڑھا کر پانچ ہزار روپے مقرر کی گئی تھی جو سڑسٹھ فیصد اضافہ تھا۔ نچلے درجہ کے ملازمین کا خیال رکھتے ہوئے کم از کم پنشن کی شرح میں مزید ایک ہزار روپے کا اضافہ کرتے ہوئے یہ حداب چھ ہزار روپے مقرر کی جا رہی ہے۔ وفاقی حکومت کے تمام ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی دس فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔ وفاقی وزیر خزانہ اسحٰق ڈار نے کہا کہ 2014-15ء کیلئے وفاقی حکومت کے مجموعی محاصل کا تخمینہ 3945 ارب روپے رکھا گیا ہے جو گزشتہ برس کے 3597 ارب روپے سے 10 فیصد زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ٹیکسوں میں مزید اضافہ کرنے کیلئے بھرپور کوشاں ہیں کیونکہ محاصل میں اضافہ کے بغیر ترقی اور سماجی تحفظ کے اخراجات نہیں بڑھائے جا سکتے۔ ان محاصل میں صوبوں کا حصہ پچھلے سال کے 1413 ارب روپے سے بڑھ کر 1720 ارب روپے ہو جائے گا جو کہ 22 فیصد اضافہ ہے۔ صوبوں کو ان کے وسائل دینے کے بعد وفاقی حکومت کے پاس 2225 ارب روپے بچیں گے۔ مالی سال 2014-15ء کے دوران وفاقی مالیاتی خسارے کا تخمینہ 1711 ارب روپے ہے جبکہ 2013-14ء کے دوران یہ 1660 ارب روپے رہا ہے۔ گزشتہ سال کے 183 ارب روپے کی نسبت اس سال صوبوں کا سرپلس 289 ارب روپے متوقع ہے جس کی بناء پر مالی سال 2014-15ء میں مجموعی مالی خسارہ 1422 ارب روپے رہنے کی توقع ہے۔ اگلے مالی سال میں مالیاتی خسارہ کو 4 فیصد تک محدود کر دیا جائے گا جس سے ملکی معیشت میں مزید استحکام آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج کا پاکستان، ایک سال کے پہلے کے پاکستان سے کہیں زیادہ توانا، کہیں زیادہ صحت مند اور کہیں زیادہ روشن ہے۔ یہ سفر جاری رہے گا۔ یہ ایک قومی ایجنڈا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اس کے حصول میں پارلیمنٹ کے دونوں اطراف سے ہماری رہنمائی کی جائے گی اور مفید مشورے دیئے جائیں گے۔

## معاشی کارکردگی:

مالی سال 2013-14ء کی معاشی کارکردگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ رواں مالی سال کے تازہ ترین اعداد و شمار یقیناً معیشت کی بحالی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن کے مطابق معاشی ترقی کی رفتار جو گزشتہ پانچ برسوں میں اوسطاً 3 فیصد کے قریب رہی، حالیہ اندازے کے مطابق بڑھ کر 4.14 فیصد ہوگئی ہے۔ گزشتہ 6 برسوں میں معاشی ترقی کی یہ بہترین شرح ہے۔ فی کس آمدنی میں گزشتہ ایک سال میں 3.5 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا جو 1339 ڈالر فی کس کی سطح سے بڑھ کر 1386 ڈالر فی کس ہوگئی ہے۔ اس وقت زرمبادلہ کے ذخائر تقریباً 13 ارب 50 کروڑ ڈالر ہیں، جلد ہی یہ بڑھ کر 15 ارب ڈالر ہو جائیں گے۔ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام اور وزیراعظم کے نوجوانوں کے لئے مختلف پروگرام اسی کا حصہ ہیں۔ اس سلسلے میں بی آئی ایس پی کے لئے رقم کو بڑھا کر مالی سال 2014-15ء کے لئے 118 ارب روپے کر رہے ہیں جو کہ 2012-13ء کے مقابلے میں تقریباً 200 فیصد کا اضافہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کے تحت شروع میں ماہانہ وظیفہ 1000 روپے مقرر کیا گیا جو پانچ سال تک جاری رہا۔ پچھلے سال ہم نے اس میں 20 فیصد اضافہ کر کے 1200 روپے کر دیا تھا۔ اس سال



CS CamScanner

ہم اس میں مزید 25 فیصد کے اضافہ کا اعلان کرتے ہوئے اسے 1500 روپے کر رہے ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے کی ترقی اور فروغ کے لئے کئی اقدامات اٹھائے ہیں جس کے تحت یونیورسل ای ٹیلی سینٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے پہلے مرحلے میں اسلام آباد اور چاروں صوبوں میں 500 ٹیلی سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔ آئندہ 3 سالوں میں اس پروگرام کے تحت تقریباً 12 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔

## مواصلات:

وزیراعظم نے اپنے چینی ہم منصب کے ساتھ مل کر پاک چین اقتصادی راہداری کا تصور تیار کیا ہے جس کے تحت کاشغر اور گوادر کو موٹرویز اور ریلوے کے ذریعے آپس میں ملایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شمال جنوب راہداری کے منصوبے کا اہم ترین جزو 1186 کلومیٹر لمبی کراچی۔ لاہور موٹروے ہے جو سندھ کو تیز رفتار سڑکوں کے ذریعے ملک کے دیگر حصوں سے ملائے گی۔ اس منصوبے کیلئے زمین حاصل کرنے کی خاطر رواں مالی سال میں 25 ارب اور آئندہ مالی سال میں 30 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح سے کراچی اور لاہور میں اربن ریلویز متعارف کروائی جارہی ہے۔ وفاقی بجٹ میں کراچی سرکلر ریلوے کی تعمیر کیلئے فنڈز رکھے گئے ہیں جبکہ حکومت پنجاب لاہور میں جدید میٹرو ریل (اورنج لائن) متعارف کروا رہی ہے۔ اسلام آباد مری مظفر آباد ریل لنک کے نام سے ایک نئے منصوبے کا آغاز کیا جارہا ہے۔ حکومت نے ایگزم بینک پاکستان کا قیام عمل میں لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بینک ایکسپورٹرز کو سرمایہ فراہم کرے گا۔ اس کا مجاز سرمایہ سو ارب روپے ہوگا جبکہ ابتدائی ادا شدہ سرمایہ دس ارب روپے ہوگا۔ ایک پارلیمانی ایکٹ کے ذریعے اس بینک کو قانونی ڈھانچہ فراہم کیا جائے گا۔ حکومت نے پاکستان لینڈ پورٹ اتھارٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے زمینی پورٹس کو تجارتی مقاصد کے لئے بہتر طور پر استعمال میں لانے میں مدد ملے گی اور انہیں امن وامان کی صورتحال، سمگلنگ اور انسانی سمگلنگ جیسے مسائل سے نمٹنے کے لئے بہتر طور پر تیار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹیکسٹائل برآمدات کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کے ذریعے ایکسپورٹ ری فنانس سکیم کے مارک اپ کو یکم جولائی 2014ء سے 9.4 فیصد سے کم کر کے 7.5 فیصد سالانہ کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکسٹائل پالیسی 2009-14ء کے تحت ٹیکسٹائل کے شعبے کو 30 جون 2014ء تک مشینری کی ڈیوٹی فری درآمد کی اجازت حاصل ہے۔ موجودہ بجٹ میں تجویز کیا جارہا ہے کہ یہ چھوٹ مزید دو سال یعنی 30 جون 2016ء تک بڑھا دی جائے تاکہ جی ایس پی پلس کی سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ وزیرخزانہ نے کہا کہ کران ڈویژن، گلگت بلتستان، ضلع سوات اور فاٹا میں ٹرانسپورٹ اور پراسیسنگ کی سہولیات نہ ہونے سے پھل اور دیگر زرعی پیداوار کو سخت نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے حکومت نے ان علاقوں میں پراسیسنگ کے منصوبوں کی مدد کی خصوصی سکیم بنائی ہے۔ اس کے علاوہ ان علاقوں میں مقامی پھلوں کے پراسیسنگ پلانٹ کو پانچ سال کے لئے ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہوگا۔ حکومت نے گلگت بلتستان سے پھولوں اور پھلوں کی ہوائی جہاز کے ذریعے نقل وحمل کے لئے پچاس فیصد سبسڈی دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ زرعی شعبے کو ترقی دینے اور ٹنل فارمنگ کی حوصلہ افزائی کیلئے پلاسٹک کے کور، کیڑے مکوڑوں سے بچاؤ کے جال اور سایہ فراہم کرنے والے جال کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی ختم کرنے کی تجویز ہے۔ آب پاشی کے اعلیٰ آلات اور گرین ہاؤس فارمنگ کے آلات کو سیلز ٹیکس سے چھوٹ دینے کی بھی تجویز ہے۔ گزشتہ سال کے بجٹ میں اعلان کے مطابق اگلے مالی سال یعنی 2014-15ء کیلئے کارپوریٹ ٹیکس 33 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ معذور افراد کی سہولت کے لئے ان کی 10 لاکھ تک کی آمدنی پر ٹیکس 50 فیصد کم کیا جائے گا۔ ٹیلی کمیونیکیشن کا شعبہ جو روزگار کے مواقع بڑھانے کی بڑی صلاحیت

رکھتا ہے، کی ترقی کیلئے مراعات کی تجویز ہے۔ وزیرخزانہ نے کہا کہ اس وقت ٹیلی کام سروسز پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور پرونشل جی ایس ٹی دونوں کا 19.5 فیصد کی شرح سے اطلاق ہوتا ہے جو کہ غیر مناسب ہے۔ اس کو معقول بنانے کیلئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے جن صوبوں میں ٹیلی کمیونیکیشن سروسز پر جی ایس ٹی لاگو ہو چکا ہے وہاں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی واپس لی جا رہی ہے۔ جہاں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی لاگو ہوگی وہاں اس کی شرح کو 19.5 فیصد سے کم کر کے 18.5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیلی فون سروسز پر ودہولڈنگ انکم ٹیکس کی شرح 15 فیصد سے کم کر کے 14 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیرخزانہ اسحاق ڈار نے بجٹ تقریر میں بتایا کہ ملک میں ٹیکس ریفارمز کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ٹیکس ریفارمز کمیشن پالیسی اور ٹیکس وصولی کے نظام کا ازسرنو جائزہ لے گا۔ درآمدی پٹرولیم مصنوعات، کھاد اور کھانے پینے کی اشیاء پر ڈیوٹی مقرر ہے، محصولات کو بڑھانے کیلئے ڈیوٹی ایک فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ 40 فیصد درآمدی اشیاء کو کسٹم ڈیوٹی سے استثنیٰ ہے۔ گلگت، بلتستان، بلوچستان، مالاکنڈ اور فاٹا میں صنعتوں کے قیام کیلئے مراعات کی تجویز ہے، گلگت، بلتستان، بلوچستان، مالاکنڈ اور فاٹا کیلئے پلانٹ مشینری اور آلات سستے ہونگے۔ وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال 2014-15ء کے وفاقی بجٹ میں مختلف اقسام کی مشینری، آلات اور ان کے پرزہ جات کی درآمد و سپلائی پر 5 فیصد سیلز ٹیکس عائد کر دیا ہے۔ بجٹ دستاویز کے مطابق مختلف اقسام کی مشینری، ایکوئپمنٹس اور ان کے پرزہ جات کے لئے 5 فیصد سیلز ٹیکس کی نئی سلیب متعارف کرائی گئی ہے اور سیلز ٹیکس ایکٹ میں ترمیم کر کے جس مشینری، ایکوئپمنٹس اور ان کے پرزہ جات کی نشاندہی کی گئی ہے انہیں اس سلیب میں شامل کیا جائے گا۔ ایف بی آر کی طرف سے دی جانے والی یہ تجویز منظور ہونے سے ایف بی آر کو 15 ارب روپے سے زائد کا اضافی ریونیو حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ 5 فیصد سیلز ٹیکس نہ صرف مختلف اقسام کی مشینری، آلات اور ان کے پرزہ جات کی درآمد پر عائد ہوگا بلکہ ان کی مقامی مارکیٹ میں سپلائی پر بھی ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ حکومت نے اسلامی بینکنگ اور فنانس کے نظام کے فروغ کیلئے کمیٹی قائم کی ہے جو 31 دسمبر 2014ء تک ایسے اقدامات کی سفارش کرے گی جن سے بینکوں کے مجموعی اثاثوں میں اسلامی بینکوں کے حصے میں اضافہ ہو۔ حکومت نے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں انکم سپورٹ لیوی کے خاتمے کا اعلان کیا ہے۔ وزیرخزانہ سینیٹر اسحاق ڈار نے بجٹ تقریر میں کہا کہ یہ لیوی ایکٹ فنانس ایکٹ 2013ء کے ذریعے نافذ کیا گیا تھا جس کا مقصد بظاہر انکم سپورٹ پروگرام کیلئے مالی وسائل اکٹھے کرنا تھا تاہم اس [illegible] کرتے ہوئے اس کے خلاف عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کیے گئے جس کی وجہ سے صرف 8 کروڑ 50 لاکھ روپے حاصل ہوئے۔ حکومت نے اس کو منسوخ کرنے کی تجویز دی ہے۔ وفاقی حکومت نے ٹیکس نظام میں غیر مساویانہ قاعدوں (ایس آر اوز) کو تین سال کے اندر ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیرخزانہ نے کہا کہ کئی برس کے پیچیدہ اور طویل عمل کے ذریعے ٹیکس اور ڈیوٹی کے نظام میں کئی سطحیں بنادی گئی تھیں جو آج تک ٹیکس ادا کرنے والوں کے درمیان تفریق پیدا کرتی ہیں۔ مالی سال 2014-15ء کے وفاقی بجٹ میں اقتصادی ترقی کا ہدف 5.1 فیصد، صنعتی شعبہ کا ہدف 4.8 فیصد، برآمدات کا ہدف 27 ارب ڈالر جبکہ افراط زر کی شرح 8 فیصد کے اندر رکھنے کا ہدف مقرر کر دیا گیا۔ سندھ میں کوئلہ کی کانکنی کے پراجیکٹ ٹیکس سے مستثنیٰ ہونگے۔

## ٹیکس:

بجٹ کے اندر مختلف لگژری اشیاء، مصنوعات اور موبائل فون کے ٹیکس اور ڈیوٹیوں میں بنیادی ردوبدل کیا گیا ہے۔ مجوزہ فنانس بل کے تحت کم قیمت کے سیلولر فون کی درآمد پر 150 روپے سیلز ٹیکس لگے گا جبکہ درمیانی قیمت کے موبائل فونز پر 250 روپے فی فون ٹیکس عائد ہو

گا۔ سمارٹ موبائل پر 500 روپے فی سیٹ جی۔ ایس۔ ٹی وصول کیا جائے گا۔ ان تینوں قسم کے موبائل فون کی رجسٹریشن پر 250 روپے فی رجسٹریشن ٹیکس عائد ہوگا۔ تمام موبائل فون آپریٹرز پر لازم ہوگا کہ وہ آئی۔ ایم۔ ای آئی نمبر کا مکمل ریکارڈ اپنے پاس رکھیں اور ان لینڈ رینونیو کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس ریکارڈ کی پڑتال کرسکتی ہے۔ مقامی طور پر تیار کردہ گاڑیوں کی رجسٹریشن کے وقت ایڈوانس ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ جبکہ گاڑیوں کی ٹرانسفر پر بھی ایڈوانس ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔ چاول کے درآمد کنندگان کو دو فیصد ایڈوانس ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ ایڈورٹائزنگ ایجنٹس کے کمیشن پر سات اعشاریہ پانچ فی صد ٹیکس عائد ہوگا۔ 850 سی سی تک نان فائلر اور فائلر دونوں کو دس ہزار روپے ٹیکس دینا پڑے گا۔ 850 سے ایک ہزار سی۔ سی تک کی گاڑی پر فائلر کو بیس ہزار اور نان فائلر کو پچیس ہزار روپے ٹیکس دینا ہوگا۔ جبکہ ایک ہزار سے 1300 سی سی تک فائلر کو تیس ہزار اور نان فائلر کو چالیس ہزار، 1301 سی سی سے 1600 سی سی تک پچاس ہزار اور نان فائلر کو ایک لاکھ روپے ایڈوانس ٹیکس دینا پڑے گا۔ مقامی سگریٹ پر ایکسائز ڈیوٹی کو بڑھایا گیا ہے۔ چارٹرڈ فلائٹس پر 16 فیصد کے حساب سے ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ سی این جی سیکٹر پر 17 فی صد جی۔ ایس۔ ٹی عائد کیا گیا ہے جبکہ سی۔ این۔ جی کے بجلی کے بلوں پر پہلے ہی جی ایس ٹی وصول کیا جا رہا ہے۔ جبکہ سی این جی پر گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے سی این جی کی قیمت میں اضافہ ہوگا۔ مختلف سیکٹرز پر گیس سیس میں اضافہ کیا گیا ہے پہلے مختلف سیکٹرز پر مختلف شرح سے سیس نافذ تھی۔ اب 300 روپے فی ایم۔ ایم۔ بی۔ ٹی۔ یو کی شرح سے بڑھا دیا گیا ہے۔ جن پر سیس بڑھائی گئی ہے ان میں فرٹیلائزر، فیڈ سٹاک، سی این جی، کیپٹو پاور، واپڈا، کے ای ایس ای، آئی پی پیز، کمرشل اینڈ آئس فیکٹریز، سیمنٹ شامل ہیں۔ کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کی جو رعایات ختم کی گئی ہیں ان کے تحت زندہ جانور، بیل بکری کی درآمد پر ڈیوٹی لگے گی۔ مختلف قسم کے بیجوں پر بھی ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ کتے بلی کی خوراک پر پچیس فی صد ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ بیرون ملک سے سگریٹ کی درآمد پر پچیس فی صد ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ اسی طرح دیسی گھی، ماربل، قیمتی پتھروں کی درآمد پر بھی ڈیوٹی عائد کر دی گئی ہے۔ آئس کریم، لکڑی کے فرنیچر کی درآمد پر بھی پچیس فی صد ڈیوٹی عائد کر دی گئی ہے۔ دھاگے کی درآمد پر بھی نو فیصد ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ کمپیوٹر ایسسریز، گرینائیٹ، لیپ ٹاپ، نوٹ بک کی درآمد پر بھی ڈیوٹی عائد کر دی گئی ہے۔ پنکھوں، واٹر ڈسپنسر کی درآمد پر بھی پچیس فی صد ڈیوٹی عائد کر دی گئی ہے۔ ملک میں ٹیکس اصلاحات کے لئے ٹیکس ریفارم کمیشن قائم کیا جائے گا۔ ڈیوٹی سلیبز کو 8 سے کم کر کے 6 کر دیا گیا ہے۔ ایسی تمام اشیاء جہاں پر زیرو فی صد ڈیوٹی ہے اس کو بڑھا کر ایک فی صد کر دیا گیا ہے۔ ایکسپورٹرز کو سہولت دینے کے لئے ایک سادہ سکیم متعارف کرائی جائے گی۔ فنانس بل 2014-15ء کے مطابق فریزر، پنکھوں، لیپ ٹاپ، کمپیوٹر، سگریٹ، سگار، کریم، لوشن، پرفیوم اور ٹیلکم پاؤڈر پر ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ نجی ٹی وی کے مطابق سگریٹ، سگار پر 25 فیصد کسٹم ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ چیونگم، کتوں بلیوں کی خوراک، غیر ملکی درآمدی خوراک، گرینائٹ، ماربل پر 25 فیصد ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ سفید چاکلیٹ، کوکو پاؤڈر، پات، جنجر بریڈ، بسکٹس، ویفرز، ٹوسٹڈ بریڈ، کارن فلیکس پر 25 فیصد کسٹم ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ مویشیوں، بیجوں کی درآمد پر ایک فیصد کسٹم ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ ہر قسم کے پھلوں پر درآمدی ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ ڈیجیٹل قرآن پاک کی درآمد پر عائد ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ درآمدی یو پی ایس پر ڈیوٹی 20 سے کم کر کے 15 فیصد کر دی گئی۔ ہر قسم کی سی ڈی اور ڈی وی ڈیز پر دس فیصد کسٹم ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ کارن فلیکس، آلو کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی عائد کر دی گئی۔ پولیسٹر، سینتھٹک اور فائبر کی درآمد پر ڈیوٹی ساڑھے 6 فیصد کر دی گئی۔ ہر قسم کے دھاگے پر ڈیوٹی کی شرح 9 فیصد ہوگی۔



CS CamScanner

# اوپن یونیورسٹی۔ایک تعلیمی معجزہ۔

ادریس بختیار

کیا تعلیم کے سلسلہ میں کہیں کوئی معجزہ ہو رہا ہے؟ غالباً ہو تو رہا ہے، بتدریج، آہستہ آہستہ۔ تعلیم کی روشنی ملک کے کئی کونوں میں، دور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد مستفید ہو رہی...... سالانہ کوئی پندرہ لاکھ طالب علم! اکثریت جن میں خواتین کی ہے، اٹھاون فیصد! اور تعلیم پرائمری سے پی ایچ ڈی تک تمام شعبوں میں، گھر بیٹھے بھی۔ حیران کن، ناقابلِ یقین! مگر حقیقت، روشن حقیقت۔

ذوالفقار علی بھٹو 1972ء میں برطانیہ سے اوپن یونیورسٹی کا تصور لے کر آئے۔ دو سال بعد ایک ایکٹ کے ذریعہ اوپن یونیورسٹی قائم کر دی گئی۔ یہ دنیا کی دوسری اور ایشیاء کی پہلی اوپن یونیورسٹی ہے، بعد میں ضیاالحق نے اس کا نام تبدیل کر کے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی رکھ دیا۔

اس کے دوسرے وائس چانسلر، جناب زمان پرانے زمانے کی باتیں یاد کرتے ہوئے کہنے لگے، اس وقت یہ چار کمروں پر مشتمل تھی، چار بلاکوں پر۔ کوئی اندازہ ہے اب وہ کہاں جا پہنچی ہے؟ بہت دور تک۔ اسلام آباد میں اس کا کیمپس سوا سو ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور اس کی شاخیں ملک کے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان تک میں موجود ہیں اور مستقبل قریب میں گوادر، لورالائی اور کچھ دوسرے علاقوں سے لے کر اُدھر وادی کیلاش تک میں نئی شاخیں کھل جائیں گی۔ معاشرے پر اس کا کیا اثر پڑ رہا ہے؟ حیران کن! ناقابل یقین! اور یہاں مزید اور بھی بہت کچھ ہو رہا ہے اور ہونے والا ہے۔ مبالغہ آمیز بات لگتی ہے مگر ایسا ہے نہیں۔ ہر چھ ماہ کے ایک سمسٹر میں یہ تعداد پونے سات لاکھ تک پہنچ جاتی ہے، اس صدی کے شروع میں کوئی ایک لاکھ ستر ہزار تھی۔ اب ہر سال کوئی پندرہ لاکھ طلبہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں داخلہ لیتے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد خواتین کی ہوتی ہے اور ان میں سے بھی اکثریت ان علاقوں کی ہیں جنہیں نام نہاد ترقی یافتہ افراد، پسماندہ کہتے ہیں مثلاً قلات۔

ذرا قریب سے دیکھیں تو عجیب معاملات سامنے آتے ہیں۔ اس جامعہ کے ابتدائی پروگراموں میں اللسان العربی کی تعلیم شامل تھی۔ پاکستان میں عربی کی تعلیم۔ جی ہاں بھٹو صاحب نے اس کے ایکٹ میں خود شامل

کرایا تھا۔ ہوا کیا؟ بہت بڑے پیمانے پر پاکستانی عربی کی تعلیم حاصل کر کے بیرون ملک گئے اور آج تک وہاں سے زرمبادلے بھیج کر ملکی معیشت میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ چار بلاکس سے شروع ہونے والی یونیورسٹی، جسے حکومت تنخواہ دینے میں بھی اکثر پس وپیش کا ثبوت دیتی تھی، وہ آگے بڑھتی جارہی تھی اور اسے ابھی بہت آگے جانا تھا۔ ڈاکٹر غلام علی الانہ 1983ء میں اس کے وائس چانسلر مقرر کئے گئے اور یہاں سے اس تعلیمی ادارے کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ انہوں نے بہت سے علاقوں میں اس کے علاقائی دفاتر قائم کئے، اساتذہ کی تربیت کا بندوبست کیا۔ اس وقت ان کے سامنے ایک عظیم مقصد تھا، خواتین کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا۔ اساتذہ گھر گھر جا کر خواتین کو تعلیم دینے لگے۔ الانہ صاحب کے زمانے تک زیادہ تر شعبے کرائے کے دفاتر میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے کچھ بڑے شہروں ملتان، لاہور، ڈیرہ اسماعیل خان اور پشاور وغیرہ میں پلاٹ حاصل کئے اور 2010ء تک نو عمارتیں تعمیر ہو چکی تھیں۔

ڈاکٹر الانہ کے بعد آنے والے وائس چانسلروں نے بھی یونیورسٹی کی تعمیر وترقی میں اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر انوار صدیقی 1997ء سے 2001ء تک وائس چانسلر رہے اور یہ دوسرا روشن دور تھا۔ ان کے زمانہ میں نئے پروگرام شروع کئے گئے جن میں کمپیوٹر سائنس، بزنس ایڈمنسٹریشن، کامرس اور معاشیات کے شعبے قائم کرنا شامل ہے۔ یونیورسٹی اب خاصی دور تک پھیل چکی تھی۔ کورس کی کتابیں طلبا و طالبات کو یونیورسٹی خود فراہم کرتی اور جتنی فیس یہ اپنے طلبہ سے لیتی ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ الطاف حسین وائس چانسلر ہوئے تو سائنس کے کئی شعبوں کو ترقی دی گئی اور کچھ نئے شعبے کیمسٹری، فزکس، ریاضی اور مائیکروبیالوجی میں بھی تعلیم دی جانی لگی۔ موجودہ وائس چانسلر ڈاکٹر نذیر سانگی سے

یونیورسٹی کی بات کریں تو ان کے لہجے میں ایک خاص مٹھاس اور فخر شامل ہو جاتا ہے، ویسی ہی مٹھاس اور ویسا ہی فخر جیسا اپنے بچوں کی کامیابی پر ہوتا ہے۔ وہ آئے تو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے پروفیسر کے عہدہ پر تھے 1999ء میں۔ 2010ء میں وائس چانسلر بنائے گئے اور آتے ہی انہوں نے پہلے تو Equal access to quality education کا پروگرام بنایا۔ اوپن ہاوس اسکول کا تصور پیش کیا اور یہ بھی ایک منفرد تصور ہے۔ گھروں میں خواتین کو تعلیم دی جاتی ہے، ایک استانی کو فی گھنٹہ اور طالبات کی تعداد کے تناسب سے معاوضہ دیا جاتا ہے۔

یہ سب ہوتا کیسے ہے؟ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے۔ داخلے سے لے کر درس و تدریس، اسائنمنٹ، امتحان اور نتیجہ سب یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر موجود ہوتا ہے۔ جن کے گھروں میں انٹرنیٹ ہے ان کے لئے سہولت۔ جن کے پاس نہیں ہے وہ انٹرنیٹ کیفے میں بیٹھ کر ڈگری حاصل کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ انٹرنیٹ کا استعمال دیہی علاقوں میں اسی لئے بہت بڑھ گیا ہے۔ اس یونیورسٹی کے کئی اعزاز ہیں۔ بہت سے طالب علم یہاں سے علم حاصل کر کے دنیا کے کئی ممالک میں ملک کا نام روشن کر رہے ہیں۔ صدف شاہ،

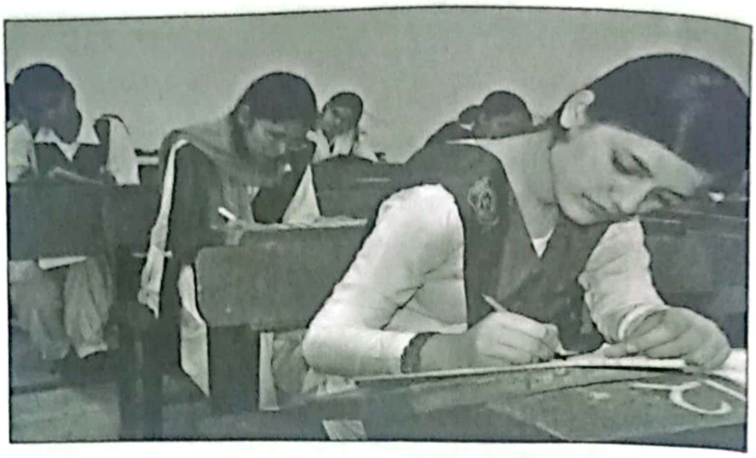

قاسم اور اس کی بہن اور میمونہ عارف اور ایسے بہت سے طلباء ہیں جو اس یونیورسٹی کے ایک بالکل دوسرے پہلو کو نمایاں کرتے ہیں۔ صدف شاہ کے پاس فیس ادا کرنے کے لئے پیسے نہیں تھے۔ قاسم اور اس کی بہن کے پاس بھی نہیں تھے۔ یونیورسٹی نے انہیں کچھ کام فراہم کیا۔ صدف شاہ نے کمپیوٹر میں ڈگری حاصل کی اور اب رولس رائس کمپنی میں کام کرتے ہیں۔ قاسم اور اس کی بہن امریکہ چلے گئے جہاں قاسم پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان کی میمونہ نے پرائمری تعلیم یہاں سے حاصل کی اور اب ایم فل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ایسے کئی طالب علم ہیں۔

اور اب یونیورسٹی Earn to learn کے تصور کو بڑے پیمانے پر متعارف کرا رہی ہے۔ اس کے لئے فی الحال دس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ جو طلبا و طالبات فیس دینے کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں یونیورسٹی میں مختلف کام دیئے جائیں گے۔ باغبانی کریں، کمپیوٹر پر کچھ کام کریں۔ فوٹو اسٹیٹ کرنے میں مدد دیں، جو بھی کر سکتے ہوں وہ کریں یونیورسٹی اس کا معاوضہ دے گی، یوں تعلیم کے شوقین تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ طلبہ کی مدد پروگرام بھی ہے۔ چند برس پہلے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے طلبہ کی فیس یونیورسٹی نے ادا کی۔ کوئی دو کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ ان طلبہ سے امتحان لئے گئے۔ اسائنمنٹ مکمل کرائے گئے۔ تعلیم دینے میں کوئی رعایت نہیں کی گئی۔ اب طلبہ کی مدد کے لئے کوئی بیس کروڑ روپے کا فنڈ قائم کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ایک اور منصوبہ ہے ''ایک بچے کو تعلیم دیں''۔ لوگ اس کے لئے رقم دیں گے۔ امیدواروں کی فہرست یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر موجود ہوگی، ایک طالب علم پسند کریں، اس کی فیس ادا کریں جو کوئی زیادہ نہیں ہے۔ پروگرام ہے کہ کوئی دس لاکھ بچوں کو اس طرح تعلیم دی جا سکے گی۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی تعلیم دے رہی ہے، لوگ کیمپس بنانے کے لیے اسے زمین دے رہے ہیں۔ پچھلے دنوں کوئی پچیس مقامات پر زمین عطیہ کی گئی ہے۔ لورالائی میں چالیس ایکڑ سے لے کر کئی مقامات پر دو دو کنال تک۔ کیلاش میں ایک مقامی باشندہ نے بمبوریت وادی میں چار کنال زمین یونیورسٹی کو دی ہے اور یہ پھیلتی پھولتی یونیورسٹی، اس کے محترم انتھک کام کرنے والے اساتذہ، ستائش کی تمنا اور صلہ کی پروا کئے بغیر تعلیم کے شعبہ میں خاموشی سے ایک معجزہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ہر سال پندرہ لاکھ افراد تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یہ معجزہ ہی تو ہے۔

# ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

عبداللطیف ابوشامل

وہ گدڑی کے لعل ہیں، ایسے جواہر جنہیں سنبھالنے کی بجائے کچرے میں پھینک دیا گیا تھا۔ ہیرے کی قدر جوہری ہی جانتا ہے اور پھر ایسا ہی ہوا۔ دردمند لوگوں کی ایک تنظیم کی اُن پر نظر پڑی اور پھر ان بچوں نے معجزہ کر دکھایا۔ وہ جنہیں کبھی گلیوں کی خاک سمجھا جاتا تھا، ان بچوں کی آنکھوں میں روشن مستقبل کے سپنے سجانے اور بے مقصد زندگی کی بجائے محنت کے ذریعے زندگی میں کامیابیاں حاصل کرنے کی طرف گامزن کرنے کا سہرا ایک غیر سرکاری تنظیم ''آزاد فاؤنڈیشن'' کے سر جاتا ہے۔ یہ تنظیم سڑکوں پر رہنے والے بچوں یعنی ''اسٹریٹ چلڈرن'' کی بحالی اور ان کی زندگی کو بامقصد بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ اسی تنظیم نے ان بچوں کو برازیل میں ہونے والے اسٹریٹ چلڈرن فٹ بال ورلڈ کپ میں بھیجنے کا انتظام کیا تھا اور سڑکوں کے باسی یہ آوارہ بچے اب ''اسٹریٹ چلڈرن ورلڈ کپ 2014ء'' کے ہیرو ہیں۔ پاکستانی ٹیم میں نو اسٹریٹ چلڈرن شامل تھے، جن میں سے آٹھ بچوں کا تعلق کراچی اور ایک کا کوئٹہ سے ہے۔

ماضی میں سڑکوں پر بھٹکنے والے بچوں کے لیے عالمی کپ کا آغاز 2010ء میں کیا گیا تھا اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ فیفا ورلڈ کپ سے تین ماہ قبل اسی شہر میں کہ جہاں ورلڈ کپ کے مقابلے منعقد ہونا ہوں، بچوں کے فٹ بال عالمی کپ کا انعقاد ہوگا۔ 2010ء میں جنوبی افریقہ میں ان بچوں کا پہلا عالمی کپ منعقد ہوا، لیکن اس میں پاکستان شرکت نہیں کرسکا تھا۔ تاہم اس دوسرے عالمی کپ میں پاکستان پہلی بار شریک ہوا ہے۔

آزاد فاؤنڈیشن کے مطابق ان مقابلوں میں شرکت کرنے کے لیے ان بچوں کو دعوت دی جاتی ہے، جن کا بچپن سڑکوں پر گزرا ہو۔ اس فٹ بال ورلڈ کپ میں شرکت کا معیار یہ مقرر تھا کہ اس مقابلے میں وہ بچے شرکت کر سکتے ہیں، جو بحال ہونے کے بعد معاشرے میں شامل ہو چکے ہوں۔ اس لیے ان کے لیے ایک کیمپ کا انعقاد کیا گیا تھا، جس سے یہ بچے پورے ایک باقاعدہ طریقۂ کار سے گزرنے کے بعد منتخب ہوئے، عالمی سطح پر پاکستان کے سفیر بن کر گئے اور ایک نئی تاریخ رقم کی۔

یاد رہے کہ پاکستان میں صرف کراچی کی سڑکوں پر 20 لاکھ سے زائد بچے آوارہ بھٹک رہے ہیں، جن میں سے اکثر جرائم پیشہ گروہوں کا شکار ہو کر یا منشیات کی لت میں پڑ کر زندگی برباد کر لیتے ہیں۔ ان بچوں کی اگر بہتر راہ نمائی کی جائے تو یہ عالمی سطح پر پاکستان کا نام روشن کر سکتے ہیں۔ پاکستانی ٹیم میں شامل بچوں کے چناؤ کے حوالے سے آزاد فاؤنڈیشن کے ترجمان نے بتایا: ''ہماری کوشش یہ رہی کہ اس

عالمی مقابلے کے لیے قومی سطح کی ٹیم بھیجی جا سکے۔ اس لیے ہم نے مختلف جگہوں پر اپنا کیمپ لگایا تھا۔ ان میں سے ایک بچہ کوئٹہ سے چنا گیا، اور باقی کراچی سے منتخب ہوئے۔ ایک ٹیم سات بچوں پر مشتمل تھی جب کہ دو بچے ریزرو میں تھے۔ ان بچوں کا تعلق کراچی کے مختلف علاقوں سے ہے، جن میں ابراہیم حیدری، لیاری، ماڑی پور، نیو کراچی، کورنگی اور منگھوپیر شامل ہیں۔"

28 مارچ سے شروع ہونے والے بچوں کے اس عالمی فٹ بال کپ میں پاکستان کے علاوہ 19 دیگر ممالک کے 230 بچوں نے شرکت کی۔ ایسا پہلی بار ہوا کہ پاکستان کے یہ آوارہ بچے عالمی سطح پر ایک بہت بڑے معرکے میں شرکت کرنے گئے۔ خود کو منوانے کے لیے پُر جوش ان بچوں نے بہت محنت کی اور یہ جیتنے کے لیے بھی پُرعزم تھے۔ امید کی جا رہی تھی کہ یہ بچے کسی بھی انٹرنیشنل ٹیم کے لیے بہت سخت ثابت ہوں گے اور ہوا بھی ایسا ہی۔

فٹ بال کے اِس عالمی کپ کا آغاز 28 مارچ کو برازیل کے شہر ریو ڈی جنیرو میں ہوا۔ روانگی سے قبل ٹیم کے ایک کھلاڑی اویس علی نے ان الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا: "اللہ جانتا ہے، ہم نے بہت محنت کی ہے، میں بہت خوش ہوں کہ میں باہر جا رہا ہوں، میں وہاں کھیلوں گا اور پاکستان کی نمائندگی کروں گا۔ ہم سب کی یہی خواہش ہے کہ ہم جیت کر آئیں۔"

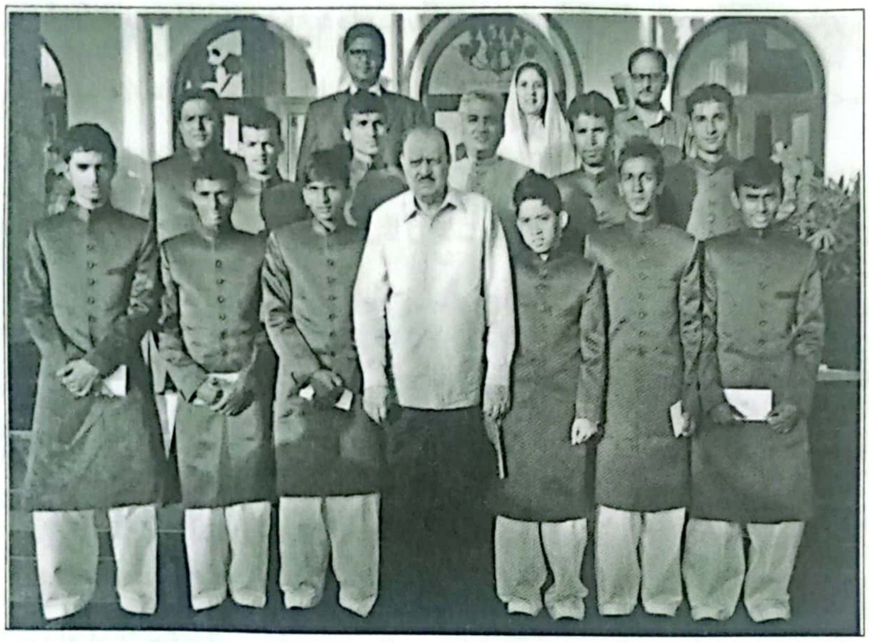

اویس کا تعلق کراچی کے علاقے یوپی موڑ سے ہے۔ بچپن میں ماں باپ کے ڈر سے گھر سے بھاگ کر اس بچے نے کئی برس سڑکوں پر گزارے۔ اویس کا کہنا تھا کہ اس نے کبھی عالمی کھیل کے بارے میں نہیں سوچا۔ "ہم تو سڑکوں اور گلیوں میں رہتے اور کھیلتے تھے۔ ہم سوچتے تھے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر ہمارے کوچ نے ہم میں اعتماد پیدا کیا اور بتایا کہ ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔"

"اسٹریٹ چلڈرن فٹ بال ورلڈ کپ 2014ء" کے لیے کراچی سے برازیل روانہ ہونے والے ایک بچے کھلاڑی، سلمان نے غیر ملکی نشریاتی ادارے سے بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا، ہم اس کھیل سے پاکستان کا مثبت امیج دنیا کو دکھائیں گے، ہم دنیا کو بتائیں گے کہ پاکستان دہشت گرد ملک نہیں، بلکہ امن دوست ملک ہے۔" اس باہمت بچے کا یہ بھی کہنا تھا کہ ہم پاکستان کو دنیا میں پیش کرنے اور دیگر ممالک سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

سلمان کا تعلق کراچی کے علاقے کورنگی سے ہے۔ برازیل جانے سے قبل وہ کئی برس کراچی کی سڑکوں پر فٹ بال کھیلتا رہا ہے۔

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں لاکھوں بے گھر بچے سڑکوں پر زندگی گزار رہے ہیں۔ ان میں سے نہ جانے کتنے ہی ایسے باصلاحیت بچے ہیں، جنہیں اگر راہ نمائی اور

تربیت دی جائے، تو یہ ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی بچوں کی مثال یہ فٹ بال ٹیم ہے، جو کراچی کی سڑکوں سے اٹھی، برازیل پہنچی، اور خود کو منوایا۔

برازیل کے شہر ریوڈی جنیرو میں کھیلے گئے ابتدائی راؤنڈ کے میچ میں پاکستانی بچوں نے دفاعی چیمپئن، بھارت کو تگنی کا ناچ نچایا۔ اور پے در پے گول کر کے مخالف ٹیم کو اپنے شکنجے میں کس لیا۔ پاکستان نے بھارت کو ایک کے مقابلے میں 13 گول سے شکست دے کر سبز ہلالی پرچم سربلند کیا۔

اس ٹیم نے کامرانی کا سلسلہ جاری رکھا، اور سیمی فائنل تک جا پہنچی، جہاں مقابلہ برونڈی کی مضبوط ٹیم سے تھا۔ یہاں ان بچوں کو شکست ہوئی۔ پاکستان فائنل میں نہیں پہنچ سکا تھا، تاہم پاکستانی ٹیم کو نہ صرف وہاں موجود ٹیموں سے بے تحاشہ پذیرائی اور عزت ملی، بلکہ دنیا بھر کے فٹ بال کے پرستاروں نے بھی اس ٹیم کو سراہا ہے۔

تیسری پوزیشن کے لیے ان کا مقابلہ امریکی ٹیم سے تھا۔ کانٹے کا مقابلہ ہوا۔ پینالٹی ککس پر پاکستان فاتح ٹھہرا اور تیسری پوزیشن اپنے نام کر لی۔ اس میچ میں پاکستانی گول کیپر نے اپنی صلاحیتوں کا شان دار مظاہرہ کیا۔ نوعمر پاکستانی گول کیپر نے امریکیوں کی کوششیں ناکام بنا دیں۔ اور فتح اپنے نام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

سڑکوں پر رہنے والے ان پاکستانی بچوں نے اس عالمی مقابلے میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کیا۔ ساتھ ہی دنیا کو یہ پیغام بھی دیا کہ وہ صلاحیت میں کسی سے کم نہیں، ضرورت فقط مواقع کی ہے۔

واضح رہے کہ اسٹریٹ چلڈرن فٹ بال ورلڈ کپ عالمی ادارہ برائے اطفال اور یونیسیف کی جانب سے فیفا ورلڈ کپ سے پہلے منعقد کرایا جاتا ہے، جس کا مقصد غریب بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

مزید برآں ان کھلاڑی بچوں نے گزشتہ دنوں اسلام آباد کا دورہ کیا۔ ان کھلاڑیوں نے قومی اسمبلی کے اسپیکر جناب ایاز صادق کے ساتھ ملاقات کی۔ سپورٹس کمپلیکس میں انہوں نے اسلام آباد کی فٹ بال ٹیم کے ساتھ میچ بھی کھیلا۔ وفد نے لال حویلی کا بھی دورہ کیا۔ برازیلین سفارت خانے میں بھی ان کے اعزاز میں تقریب ہوئی۔

یہ برس واقعی پاکستانی قوم کے لیے حوصلہ افزا ثابت ہوا۔ ایسی شان دار خوش خبری دے کر ان باصلاحیت بچوں نے نہ صرف عوام کے دل جیتے بلکہ ان کے مایوس چہروں پر مسکراہٹیں بھی بکھیری ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اب ان باحوصلہ بچوں کی ہر سطح پر پذیرائی اور حوصلہ افزائی کرے اور انہیں سماج میں باعزت مقام دلانے کے لیے اقدامات بھی کیے جائیں، جو ان بچوں کا حق بھی ہے۔

CamScanner

# دریائے بولان کے کنارے مہر گڑھ کی تہذیب کے آثار

شیخ نوید اسلم

یوں تو بلوچستان کے طول وعرض میں سینکڑوں قدیم آثار اب تک دریافت ہو چکے ہیں، جو قبل از مسیح کے مختلف ادوار سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن مہر گڑھ کے مقام پر جو قدیم آثار ملے ہیں، وہ نہ صرف بلوچستان بلکہ جنوبی ایشیاء کے نئے ہجری دور یا پتھر کے زمانے کے سب سے قدیم آثار ہیں اور علم آلا ثار کے نقطہ نظر سے بے حد اہمیت کے حامل سمجھے جاتے ہیں نئے ہجری دور کے یہ آثار ضلع کچھی میں دریائے بولان کے کنارے رئیسانی قبیلے کے ایک گاؤں مہر گڑھ کے قریب واقع ہیں اور اسی قربت کی وجہ سے ان آثار کو مہر گڑھ کا نام بھی دیا گیا ہے۔ نئے ہجری دور کے ان آثار پر 1974ء میں فرانسیسی ماہرین آثار قدیمہ نے پاکستانی ماہرین آثار قدیمہ کے تعاون اور مدد سے باقاعدہ سائنسی طریقے سے کھدائی شروع کی جو تقریباً (10) دس سال تک برابر وقفوں سے جاری رہی یہاں جو کھدائی ہوئی ہے۔ اس سے بلوچستان کے اس میدانی علاقے میں پروان چڑھنے والے سات ہزار سال قدیم کلچر (تمدن) کے ابتدائی دور سے لے کر آخری مراحل یا ادوار تک کافی روشنی پڑتی ہے۔ دریائے بولان کے کنارے اس قدیم اور گمشدہ تہذیب کے آثار کی دریافت نہ صرف بلوچستان بلکہ انسانی تاریخ میں ایک اہم باب کا اضافہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی تمام چھوٹی بڑی قدیم تہذیبیں یا تمدن دریاؤں کی زرخیز وادیوں میں پروان چڑھیں اور وہیں نشوونما پائی اور وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ترقی کی منازل طے کرتی رہیں۔ دریائے بولان کی وادی یا کچھی کا میدان بھی بلاشبہ تمام ایسی صلاحیتیں رکھتے تھے بلکہ اب بھی رکھتے ہیں جو ایک تمدن کو جنم دے سکتے ہوں۔ آج سے چند برس قبل تک کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آج کے خشک پہاڑ اور بنجر میدانوں کے درمیان واقع بلوچستان میں 7000 ہزار قبل از مسیح کے قدیم تمدن اور زندگی کے آثار دفن ہو سکتے ہیں مگر یہ خیال اور سوچ مہر گڑھ کے قدیم آثار کی دریافت نے غلط ثابت کئے گو کہ آج کل کے بلوچستان کا علاقہ بنجر

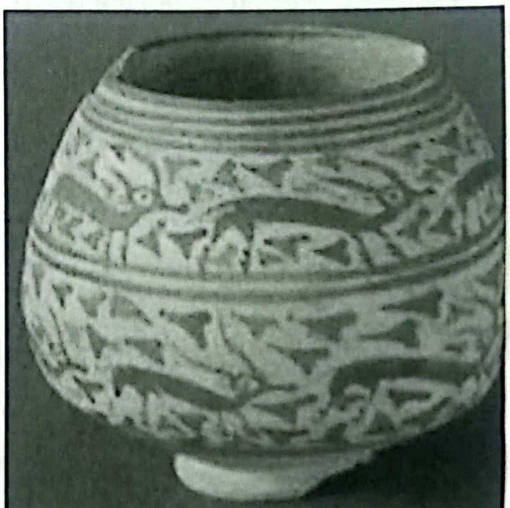

پہاڑوں بے آب وگیاہ میدانوں پر مشتمل ہے مگر جدید دور کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے اور مختلف شواہد ملے ہیں کہ بلوچستان کا علاقہ قدیم دور میں خشک اور بنجر نہ تھا بلکہ یہاں کثرت سے بارشیں ہوا کرتی تھیں اور بلوچستان کے پہاڑ اور میدان جنگلات سے پر تھے، جن میں مختلف قسم کے جانوروں کی بہتات تھی۔ یہی بات مہر گڑھ کے آثار کی کھدائی کے دوران بھی

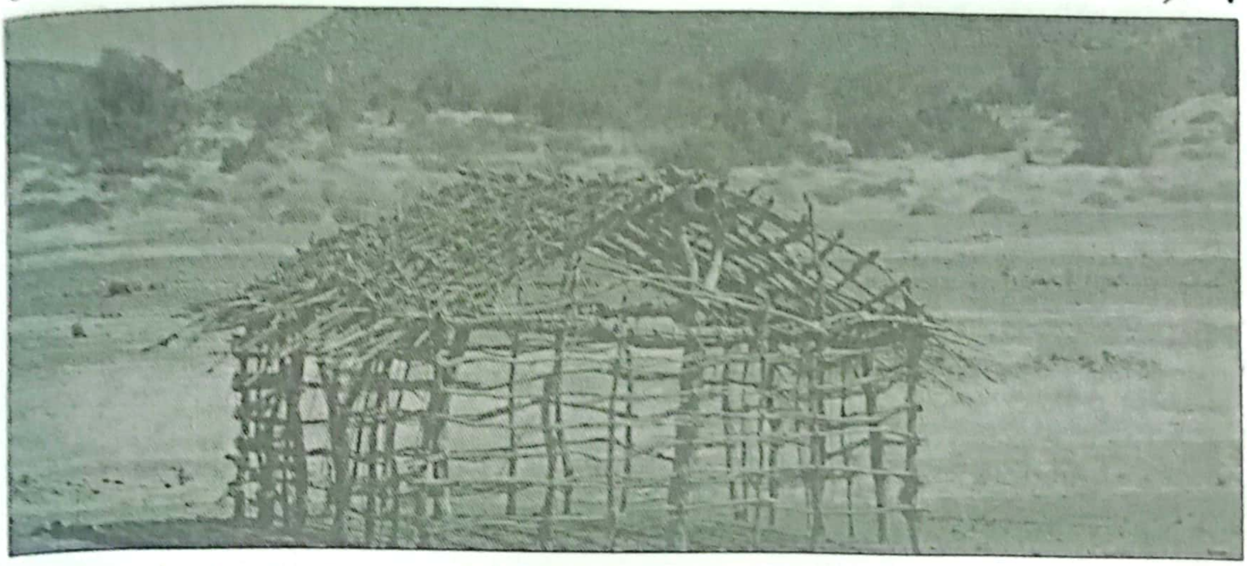

سامنے آئی اور ماہرین کو مختلف شواہد اس دور کے درختوں، پودوں اور جانوروں کے متعلق ملے جو کہ اب تقریباً اس علاقے میں ناپید ہیں اور یہی وہ شواہد ہیں جو بلوچستان کی قدیم آب وہوا پر روشنی ڈالتے ہیں اس کے علاوہ بلوچستان کے وہ علاقے جن میں آج کل پانی کی کمی کی وجہ سے آبادیاں کم ہیں مگر ان ہی علاقوں میں لاتعداد قبل از تاریخ کی بستیوں کی نشاندہی کی گئی ہے آج یہ بستیاں غیر آباد ٹیلوں کی شکل میں پائی جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ آج کے بنجر کچھی کے میدان میں 7000 ہزار سال قدیم آثار دریافت ہوئے ہیں اس زمانے میں کچھی کے یہ میدان سرسبز جنگلات اور جانوروں سے پر تھے اور پانی کی بہتات تھی نیز اس دور کے انسانوں کی ضروریات کے لیے کچھی کا میدان ہر ضرورت فراہم کرنے پر قادر تھا، جس سے اس عہد کے انسانوں نے استفادہ کیا اور دریائے بولان کے کنارے اس میدان میں بستی کی بنیاد رکھی جس کو آج ہم مہر گڑھ کے نام سے یاد کرتے ہیں مہر گڑھ کی کھدائی کے دوران جو نوادرات ملے ہیں ان پر تحقیقات کرنے سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ بستی سب سے پہلے 7000 ہزار سال قدیم عہد کے انسانوں نے بسائی بستی کے ابتدائی دور کے یہ لوگ جھونپڑیوں میں رہتے تھے، جن کی دیواریں کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں۔ لوگ جنگلی جانوروں کے شکار پر گزر اوقات کرتے تھے اور شاید کاشت کاری بھی کیا کرتے تھے جس کا ثبوت چقماق کے بنے ہوئے لمبے اور پتلے پھل والے اوزار اور سدھائے ہوئے جنگلی جانوروں کی ہڈیاں جو کہ پہاڑ نما دنبے، بکری اور سور کی ہیں۔ چند ہڈیاں نیل کی بھی ہیں۔ اس دور میں انہوں نے ہاتھ کے بنے ہوئے سادے برتنے جو مٹی کے ہوتے تھے بنانے شروع کیے جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ اس علاقے کے حجری دور یا پتھر کے نئے زمانے کے انسان نے ترقی کی طرف قدم بڑھانے شروع کر دیے تھے اور اپنے فطری فہم وادراک سے کام لینا شروع کر دیا تھا جو قدرت نے وافر مقدار میں انسان کو ودیعت کی ہے۔ مختصراً یہ کہ بلوچستان کا یہ علاقہ 7000 ہزار سال قبل از مسیح سے لے کر 8000 ہزار سال قبل مسیح تک مسلسل قدیم انسان کا مسکن رہا جہاں پر انسان نے اس خطے میں ترقی کی طرف پہلا قدم بڑھایا اور وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ترقی کی منزل طے کرتا رہا اس ترقی کی، جس کے آج ہم امین ہیں اور ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے۔

# ہماری مطبوعات

| نمبر شمار | مطبوعات | زبان | قیمت پاکستانی روپے | قیمت امریکی ڈالر |
|---|---|---|---|---|
| 1 | قائداعظم محمد علی جناحؒ خطابات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد) | انگریزی | 150/= | $-05 |
| 2 | قائداعظم محمد علی جناحؒ خطابات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک) | انگریزی | 95/= | $-04 |
| 3 | قائداعظم محمد علی جناحؒ خطابات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک) | اردو | 95/= | $-04 |
| 4 | قائداعظم محمد علی جناحؒ (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء ([illegible]) | انگریزی | 425/= | $-17 |
| 5 | قائداعظم محمد علی جناحؒ (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء ([illegible]) | انگریزی | 350/= | $-17 |
| 6 | اقوال قائدؒ (مجلد/ پیپر بیک) | انگریزی | 50/= | $-03 |
| 7 | جناح اور ان کا دور (از عزیز بیگ) | انگریزی | 250/= | $-10 |
| 8 | محمد علی جناحؒ بانی پاکستان تصویری البم (مجلد) | انگریزی | 400/= | $-17 |
| 9 | مادر ملت سرمایۂ ملت از شریف فاروق | اردو | 250/= | $-10 |
| 10 | مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح تصویری البم | انگریزی | 250/= | $-10 |
| 11 | پاکستان۔ فرام ماؤنٹینز ٹو سی (از محمد امین۔ ڈنکن ویلئس۔ گر[illegible]) | انگریزی | 650/= | $-20 |
| 12 | پاکستان۔ چینی مصوروں کی نظر میں (ین ینگ اینڈ ثو ہوا) | فرانسیسی، چینی، انگریزی، عربی | 500/= | $-20 |
| 13 | پاکستان ہینڈی کرافٹس | انگریزی | 100/= | $-04 |
| 14 | پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 1997ء (مجلد) | انگریزی | 300/= | $-16 |
| 15 | پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2001ء (مجلد) | انگریزی | 450/= | $-17 |
| 16 | پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2001ء (پیپر بیک) (چھ جلدیں) | انگریزی | 400/= | $-15 |
| 17 | مسلم آرٹ اینڈ ہیریٹج آف پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی) | انگریزی | 100/= | $-04 |
| 18 | گندھارا آرٹ ان پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی) | انگریزی | 100/= | $-04 |
| 19 | وحدتِ افکار (علاقائی شاعری سے انتخاب) | اردو | 100/= | $-04 |
| 20 | اسلامی معاشرتی اقدار | اردو | 15/= | $-01 |
| 21 | پاکستان پکٹوریل (دوماہی) | انگریزی | 100/= فی شمارہ<br>500/= سالانہ | $-100 سالانہ |
| 22 | اُلس | بلوچی | 25/= فی شمارہ<br>150/= سالانہ | $-20 سالانہ |
| 23 | ابا سین | پشتو | 25/= فی شمارہ<br>200/= سالانہ | $-20 سالانہ |
| 24 | ماہ نو (ماہنامہ) | اردو | 30/= فی شمارہ<br>300/= سالانہ | $-50 سالانہ |
| | ماہ نو احمد فراز نمبر | | 350/= | $-10 |
| 25 | پاک جمہوریت (ماہنامہ) | اردو | 10/= فی شمارہ<br>100/= سالانہ | $-15 سالانہ |

## رابطہ برائے خریداری

ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز بی الیف بلڈنگ زیرو پوائنٹ' اسلام آباد۔ پاکستان: فون 051-9252182 فیکس 051-9252176

CamScanner

Directorate of Electronic Media & Publications

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلیکیشنز

46۔ایک بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور۔